بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (القرآن)

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (الحدیث)

آسان علم تجوید و قراءت قرآن مجید

(SMART RECITATION OF QURAN)

بروایت حضرت سیدنا امام عاصم کوفیؒ و سیدنا حفص کوفیؒ

تربیتی نصابِ اُصول قراءت

BASIC COURSE ON QURANIC RECITATION

حصہ اول تا پنجم Part I to V

مرتبہ

فقیر و خادمِ قرآن کریم

الحاج سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری

المعروف منیر پاشاہ قادری سابق مہتمم پولیس حیدرآباد

لطیف اکیڈمی اینڈ پبلیشرز، ٹولی چوکی حیدرآباد (انڈیا) فون: 040-23568160

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (القرآن)

قرآن کو ترتیل (تجوید) سے پڑھو

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (الحدیث)

تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے

آسان علم تجوید و قراءت قرآن مجید

(SMART RECITATION OF QURAN)

بروایت حضرت سیدنا امام عاصم کوفیؒ و سیدنا حفص کوفیؒ

تربیتی نصابِ اُصول قراءت

BASIC COURSE ON QURANIC RECITATION

Part I to V حصہ اول تا پنجم

مرتبہ

فقیر و خادمِ قرآن کریم

الحاج سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری M.S (ece), MIETE

المعروف منیر پاشاہ قادری سابق مہتمم پولیس حیدرآباد

لطیف اکیڈمی اینڈ پبلیشرز، ٹولی چوکی حیدرآباد (انڈیا)

فون: 040-23568160

اسم تصنیف	:	آسان علم تجوید و قراءت قرآن مجید (SMART RECITATION OF QURAN)
فن	:	تجوید قرآن کریم
ترتیب و زیراہتمام	:	سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری
رسم اجراء بدست	:	حضرت محمد غوث محی الدین صدیقی قادری مدظلہ العالی جانشین بحرالعلوم حسرت صدیقیؒ
سنہ اشاعت	:	ڈسمبر 2006ء - ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ
تعداد طبع اول	:	500
ہدیہ	:	Rs. 25/-
ناشر	:	لطیف اکیڈمی پبلیکیشنز ٹولی چوکی حیدرآباد۔ فون : 23568160
کمپوزنگ، ڈیزائننگ اینڈ پرنٹنگ	:	لمعان کمپیوٹر گرافکس چھتہ بازار حیدرآباد۔
سل	:	9440877806

ملنے کے پتے:

1) **Lateef Academi,**
Quadri Manzil, H.No. 9-4-135/A/5,
7 Domes Road, Toli Chowki, Hyderabd. Ph. 23568160

2) **Khaja Moinuddin Khaledi, Al-Quadri,**
Astan-e-Khaled, Barkas, Hyderabad. Ph. 24440135

3) **Dr. Abdul Qadir Siddiqui,**
Astan-e-Izzat, Sidiqu Gulshan, Bahadurpura, Hyd.

4) **Lam'a_n Computer Graphics,**
Naser Commercial Complex, Chatta Bazar, Hyd. Cell: 9440877806

http://lateefacademy.page.tl **E Mail: lateefacademy@gmail.com**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قراءتِ قرآنِ مجید

آسان علم تجوید

سبق نمبر		مضمون	صفحہ نمبر
1		دیباچہ (Introduction)	9
2		پیش لفظ از تالیف کتاب (Preface)	11
		حصہ اول Part I	15
3	باب : 1	فضائل قرآن و ترتیل (Excellence of Quran & Recitation)	17
4	باب : 2	علمِ قراءت (تجوید)(Learing of Arabic Phonetics)	19
5	باب : 3	تلاوت کے آداب و طریقے(Etiquette of Recitation)	21
6	سبق : 1	**حروف تہجی قاعدے تلفظ** (Alphabet)	23
7	سبق : 2	حروف کی تقسیم حروف قمری و شمسی	24
8	سبق : 3	**فنِ تجوید . اصطلاحات** (Terminology of Arabic phonetic) حروف علت ، حروف مده، حروف لینه ، سکون، تشدید، همزه، رسم الخط، مروجه، ضمیمه	25
	سبق : 4	**قراء ت کی اصطلاحات** (Terminology Cont.) (جاری) فتحه اشباعی، ضمه اشباعی۔ کسره اشباعی	28

اظهار، ادغام، اقطاب، اخفاء
مدِ قصر، مدِ توسبط، مد طول
تفخیم ،ترقیق، مستثي

10 سبق : 5 **مخارج حروف** Phonetics of Arabic Letters 30
مخارج حلقی، غلصمی، عکدھی، فرسی، نطعی،
لثوی، آسل، شفوی، خیشومی

11 سبق : 6 **لامِ جلا له و قواعد** 'راء' 33

12 سبق : 7 **صفات حروف** Attributes of Words 35
صفتِ مستقل۔ عارضی ، اضداد

13 سبق : 8 صفاتِ اصلی و اضداد،حروفِ شدیده، 37
متوسطه، رخوه،حروفِ مستعلیه، مستفله،
حروفِ مطبقه، منفتحه،حروفِ مذلقه، مصمة

14 سبق : 9 **صفات فرعیه (اضداد نهیں)** 39
(Subordinate Attributes)
صغیره، مقلقله، منحرفه، مکرره، لینه
مده، متفثیه، مستطیله، غنه، متوسطه

حصہ دوم Part II 41

15 **نون ساکن وتنوین کے قاعدے**
سبق : 10 اظهار۔ ادغام 43

16 سبق : 11 اقلاب۔ اخفاء 44

17 سبق : 12 همزهٔ وصلی۔ نون قطنی 45

18 سبق : 13 **قاعدے میمِ ساکن** 46

اخفاء شفوی۔ ادغام شفوی اظہار شفوی

19 سبق : 14 **مد کا بیان** 47

مدِ اصلی، مدِ فرعی۔ مدِ فرعی کےاقسام واجب و جائز

20 سبق : 15 مدفرعی عارضی و لازم،مدِکلمی مخفف، 49

مدِ کلمی مثقل،مدِ حروفی مخفف، مدِ حرفی مثقل

مدِ لین لازم، مدلین عارضی

حصہ سوم Part III

21 سبق : 16 **وقف اور وصل** (اول)(Stop & Continuence) 53

وقف کرنے کے چار عام طریقے

وقف کے دوخاص طریقے [ا۔اشمام، ۲۔روم]

22 سبق : 17 **وقف اور وصل** (دوم)(Stop & Contd.) 55

ا]وقف اختباری ۲]انتظاری

۳]افطراری، ۴]اختیاری

وقف اختیاری کی چار قسمیں

تام، کافی، حسن، قبیح

23 سبق : 18 الادغام کابیان (دوم) 57

ا]ادغام صغیر ۲]ادغام کبیر

ادغام صغیر کی تین قسمیں

ا]متماثلین ۲]متجانسین ۳]متقاربین

24	سبق : 19	ھائے ضمیر کا بیان (Pronoun)	59
		صلہ ۔ مُتثنیات	
25	سبق : 20	الفاظ مخصوصہ کے بیان(Exclusive words)	61
		سکتات ۔ اختلافات ۔ اثبات ۔ حذف ۔ امالہ	
26	سبق :21	قوائد ضروریہ	50
		لحن خفی ۔ مجاورت ۔ استبداد ۔ نون تنوین	
		حصہ چہارم Part IV	65
27	سبق : 22	مختصر حالات زندگی (ائمہ کرام) (Brief Biography)	67
		حضرت امام عاصم کوفی رحمہ اللہ (Brief Biography)	
		حضرت امام حفص رحمہ اللہ (Brief Biography)	
		حضرت امام شعبہ رحمہ اللہ (Brief Biography)	
28	سبق :23	نزول قرآن مجید (Contd.)	28
		وحی جلی، وحی خفی	
29	سبق :24	نزولِ قرآن مجید (جاری)	70
		وحی بلا واسطہ، وحی بل واسطہ (قرآن)	
		پہلی وحی سورۃ اقرا (پانچ آیتیں واقعہ غارِ حرا)	
30	سبق :25	قرآن مجید کے متعلق معلومات	72
		ترتیب آیات و سورتیں	
		جملہ پارے ۔ صورتیں ۔ آیات ۔ رکوع	
		کلمات، حروف، منزلیں	
		سکتہ، امالہ، سجدے تلاوت	

قرآن کے پہلے نسخے۔اعراب قرآن

31 سبق: 26 تلاوت و ختمِ قران مجید (Closing of Recitation) 74

ختم قرآن سات دن میں

جملہ سات منزلیں (سورۃ کے نام)

سجدے تلاوت (سورۃ کے نام)

ایثالِ ثواب (طریقہ)

32 سبق:27 رموزِ اوقاف قرآن مجید (Symbols of stops) 76

آیت، وقف لازم، وقف مطلق

وقف جائز، وقف مجور، وقف مرخص

صلے، قف۔ سکتہ۔لا

33 سبق : 28 اُصول قرأت (اختلافاتِ قرأت) 79

81

حصہ پنجم Part V

Exercixes for Students

33 مشق : 1 حرف تہجی، مخارج وصفات حروف 83

34 مشق : 2 مخارج وصفات حروف (Contd.) 85

35 مشق : 3 حروفِ مدہ، حروف سکون ومشدّد 87

حروف قمری وشمسی

36 مشق : 4 راء ساکن ومشدد، لامِ جلالہ 89

37 مشق :5 نون تنوین ونون ساکن، اخفاء اقلاب، ادغام بلا غنہ، مع غنہ 91

38 مشق : 6 میم ساکن کے قاعدے، اظہار شفوی، اخفا شفوی 93

		ادغام شفوی، ہمزۂ وصلی	
39	مشق : 7	مدِ اصلی وفرعی	95
		مدفرعی کے اقسام، مدواجب، مدجائز، مدِ لازم، مدعارضی مدلین لازم، مدلین عارضی۔	
41	مشق : 8	وقف کے چار طریقے، علامات وقف اور تشریح	97
42	مشق : 9	رسم الخط (ا) ۔ (ی)	99
43	مشق : 10	اعادۂ قواعد (Revition)	100
44	ہفتہ واری امتحانات	Feed Back Test	
		Paper -1	101
		Paper -2	103
		Paper -3	105
		Paper -4	107
		Paper -5	109
		جوابات Answers	110
34		قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست	111

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1- دیباچہ (Introduction)

الشیخ خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

2/ مئی (1919) تا 24/جون (1972)

پدر ماجد سیدی ومرشدی ڈاکٹر خواجہ ابوالخیر میر مؤمن علی شاہ قادری چشتی کا شمار حیدر آباد کے سادات گھرانے کے نامور صالحین واقطابِ زمانہ میں ہوتا ہے حضرت قبلہؒ اپنے جداعلیٰ حضرت محبوب سُبحانی غوثِ الاعظم الشیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے شیدائی ونور نظر ہیں آپؒ کی پوری زندگی بہترین اخلاق وکردار صبر وشکر الٰہی کا نمونہ رہی۔ آپؒ کو ربُّ العزت حق سبحانہ تعالیٰ نے قلب سلیم اور چشم بیناً سے سرفراز فرمایا۔

بے شمار مریدیں معتقدین آپ کی تعلیم وتربیت اور صحبت بابرکت سے فہم صحیح اور تزکیہ نفس سے آرستہ ہوتے رہے۔ مجھ کمتر پر بھی آپؒ کی خصوصی کرم نوازیاں ہیں۔ اُسی سلسلہ تعلیم کو عام فہم انداز میں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی ضرورت کے پیش نظر مجھ فقیر حقیر نے یہ درسی کُتب کی ترتیب واشاعت کے اہم کام کی شروعات کی ہے اور بفضل تعالیٰ دینیاتی اور اخلاقی نظریہ فکر کی تکمیل میں کُتب عرفانی شائع کئے جارہے ہیں جو نہایت عام فہم ہیں۔ بلکہ حسب ضرورت انگریزی الفاظ کا بھی استعمال کیا گیا ہے تاکہ قارئین کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

گوکہ یہ کام انتہائی مشکل ہے لیکن میرے والدین کے منشأ کی تکمیل ہے۔ میں اس کتاب (آسان علم تجوید قرآن) کو جو بچوں کے نصاب کے طور پر ترتیب دی گئی ہے میرے پدر ماجد عالی مقام سیدی حضرت خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ کی نذر کرتا ہوں۔ اور اِسے اُنکی کی نظر کرم کا صلہ تصور کرتا ہوں۔

چنانچہ جو کتب زیرطباعت ہیں ان میں قابلِ ذکر

۱) صراطِ مستقیم وراہِ سلوک ۲) مراءتِ معراج المبارک ۳) غزواتِ نبوی ﷺ

۴) فضائلِ رمضان المبارک ۵) طریقہ ومسائلِ حج وعمرہ

۶) بنیادی نصاب دینیات واخلاقیات (سوال وجواب پر مبنی) چار حصوں میں بچوں کیلئے۔

۷) کشکول قادریہ (حقائق ومعارف پر مبنی) نقشِ قدم رسول ﷺ (ائمہ ومجتہدین اورفنِ حدیث کے متعلق) ہیں۔

مزید ٹیلی ایجوکیشن کے مدِ نظر تفسیر قرآن مجید کے آڈیو سی ڈیز اور کیسٹ خود میری اپنی آواز میں تیار ہورہے ہیں تاکہ قرآن فہمی کو خصوصاً طلباء وطالبات میں عام کیا جاسکے۔ بفضلِ تعالیٰ یہ بہت مقبول ہورہے ہیں۔

آخر میں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے مرشدین کامل کے وسیلہ وطفیل میں میری سعی کو اپنی مقبولیت سے سرفراز فرمائے اور میری جانی انجانی کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ اور ملت اسلامیہ کے نونہالوں (طلباء وطالبات) کو ان کتب سے استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خادم

الفقیر سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری، قادرؔی

ربیع اول ۱۴۲۶ھ اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

2- پیش لفظ PREFACE

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

امابعد! بہت سے لوگ فنِ تجوید وعلم قراءت (Art of phonetics Recitation) کو قرآن کریم سے اُلگ چیز سمجھتے ہیں یا صرف اچھی آواز سے پڑھنے کو قراءت سمجھتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ تجوید کا حاصل کرنا ضروری ولازم ہے۔ جس نے قرآن حکیم کو تجوید کے ساتھ نہ پڑھا وہ گناہ گار ہے۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ نازل فرمایا ہے۔ اور اُسی طرح تجوید کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے۔

زیور و زینت یہی تجوید ہے قرآن کی ۔۔۔۔ بالیقین نازل ہوا قرآن باتجوید ہے

1۔ **تعریف تجوید** (Phonetics):۔ تجوید ایک علم ہے۔ جس سے قرآن مجید کے حُروف وکلمات کو صحت اور خوبی سے پڑھنے کے قواعد (Rules) معلوم ہوتے ہیں۔ اور خدائے تعالیٰ کے حکم ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (سورۃ مزمل۔29) ''قرآن کریم کو ترتیل یعنی صحیح تلفظ سے ٹھہر ٹھہر کر صاف اور واضح طور سے پڑھو'' کی بجا آوری (تکمیل) ہوتی ہے۔ اِسطرح پڑھنے والے کو قاری (Quari) کہتے ہیں۔ ایک اچھے قاری کا درجہ 'ولی' کے برابر ہوتا ہے۔ آج کل قاری کی ایسی خواری (Disrespect) ہوگئی کہ اُصولِ تجوید سے ناواقف بھی ذرا گلا پھاڑ کر پڑھا اور 'قاری' کہلانے لگا۔

واضح ہو کہ صحیح تلفظ نہ کیا جائے تو معنی کچھ کے کچھ نکلتے ہیں۔ مثلاً اَلْحَمْدُلِلّٰه کو اَلْهَمْدُلِلّٰه پڑھیں تو معنی ہونگے آگ بجھانے اللہ کیلئے۔ اس طرح ''عَالَمِیْنَ'' کو ''اَلَمِیْن'' پڑھیں تو معنی 'رنج والم' کے ہونگے۔ اور اگر ''نَعْبُدُ'' میں عین کے بجائے الف پڑھیں جیسے ''نَابُدُ'' تو معنی ہونگے بھاگنے اور کراہت کرنے۔ ''ضَآلِّیْن'' کو اگر ''ذَآلِّیْن'' پڑھیں تو معنی ہونگے 'ہدایت کرنے والوں' کے بجائے 'گمراہوں' کے۔

تارکِ تجوید پر لعنت خدا کی آئی ہے ۔۔۔۔ قولِ پیغمبر ﷺ بھی اسکی کررہا تائید ہے

2۔ اچھی آواز کو لحن (Melody) کہتے ہیں۔ تجوید کے ساتھ قرآن حکیم پڑھنے کو ''قراءت'' (Qirat) کہتے ہیں۔ اگر قراءتِ قرآن ''خوش لحنی'' سے ہوتو سونے پر سہاگہ ہے۔ ورنہ تجوید کو ملحوظ رکھنا ہی اہم اور لازم ہے۔
شوق سے پڑھتے ہیں باتجوید جو قرآن کو واسطے ان کیلئے جنت اور حق کی دید ہے

3۔ کلام پاک کو سمجھ کر معنی اور تفسیر (Exegesis) کے ساتھ پڑھنے کو ''تلاوت قرآن مجید'' کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم مُسلمانوں کو قرآن پاک صحیح پڑھنے، سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

4۔ وجوبِ تجوید (Obligation in Tajveed):۔ تجوید کا تفصیلی علم حاصل کرنا اگرچہ کے فرضِ کفایہ General (Obligation) ہے۔ لیکن قرآن مجید کو صحت وتجوید کے ساتھ پڑھنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم وفرض (Obligation) ہے۔ چنانچہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ عالی ہے کہ رُبَّ تَالِیَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ ''اکثر لوگ قرآن مجید کو (اُصولِ قرأت کے خِلاف) پڑھتے ہیں۔ اور قرآن مجید اُن پر لعنت کرتا ہے''۔

5 ۔ مراتب تجوید (States of Tajveed):۔ قرآنِ مجید کی قراءت (Recitation) کے تین کیفیات (States) ہیں۔

I۔ ترتیل (Distinct) II۔ تدویر (Medium) III۔ حدر (Fast)

I: ترتیل Distinct-Recliation :۔ ٹھہر ٹھہر کر، عُمدگی کے ساتھ، جملہ قواعدِ مقرّرہ کے ساتھ (Distinct) قرآن شریف پڑھنے کو ''ترتیل'' کہتے ہیں۔

II: تدویر (Medium Recitation):۔ نہ بہت ٹھہر ٹھہر کر، نہ زیادہ تیز، بلکہ اوسط (Medium) طور سے قرآن شریف پڑھنا ''تدویر'' کہتے ہیں۔

III حدر (Fast Recitation): قراءت جو جملہ قواعد تجوید کا خیال رکھتے ہوئے تیزی (ایک لفظ کو دوسرے مین مُندَرج کرکے) (Fast) پڑھی جائے جیسے حافظ حضرات قرآن پڑھتے ہیں یہ ''حدر'' کہلاتا ہے۔

6۔ بحرحال یہ بات خوب یاد رکھنے کی ہے کہ قراءتِ قرآن پاک قواعدِ تجوید کے تابع ہو، نہ کہ لحن

(Melody) کے۔ہاں خوش لحن تجوید کے ساتھ قراءتِ پاک نہایت پسندیدہ اور پُراثر ہوتی ہے۔جیسا کے اِرشادِرسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم ہے۔ زَيِّنُو الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ (قرآن کواپنی آوازوں سے زینت دو)۔ (ابوداؤد)

پس اِسی مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، محلّہ کی مسجد میں یہ طے پایا کہ ''علم تجوید اور بنیادی تعلیمِ دینیات'' کو طلباء میں عام کیا جائے۔ چنانچہ گرما کے تعطیلات کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے، مسجد کے بالائی (اُوپری) حصہ میں علم قراءت ودینیات کا بنیادی اور سہل انداز میں ترتیبی نصابِ تعلیم چلایا جائے اور یہ وقت کا تقاضہ بھی ہے۔ مجھ حقیر سے خواہش کی کہ ایک مناسب اور سہل تجوید ودینیات کا نصاب ترتیب دوں اور اُسکی تعلیم کی ذمہ داری لوں۔ چنانچہ یہ کورس تیار کیا گیا۔15/اپریل 2005ء سے ماہ ربیع الاول میں یہ تعلیمی نصاب (Course) شروع کیا گیا۔ جو 31 مئی تک جاری رہا۔ اوقات تعلیم عصر تا مغرب مقرر ہوئے۔ کورس میٹریل، ٹائم ٹیبل، ہفتہ واری ٹسٹ(Test)،سوالات کا مجموعہ وغیرہ باضابطہ تیار کئے گئے ہیں۔

اِن شاءاللہ اِس تعلیمی تربیت سے طلباء میں علم قراءت کا شعور (Awareness) پیدا ہوگا۔ساتھ ہی ساتھ، دینی اَخلاق وکردار(Religeous Ethics) سے آشنائی (Acquaintance) اور عمل آوری کی اُمید کی جاتی ہے۔بچوں کو قرآنی تعلیم سے آگاہ کروانا والدین کیلئے جہاں فرض ہوتا ہے وہیں ثوابِ جاریہ بھی ہے۔لہٰذا، تمام ملت کے بھائیوں سے ادباً التماس(Request) ہے کہ اپنے اور اَقرباً(Relatives) کے بچوں کو اِس تعلیمی نصاب سے استفادہ کرنے کی ترغیب دیں اور ہمت افزائی(Encourage) کریں۔آخر میں حضورسرورِعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک پیش ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اِذَامَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْعِلْم يُنْفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْ عُوْ لَهٗ"

(رواہ مسلم، مشکوۃ ۳۲۔ا)

حضرت اَبُو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے، ''جب آدمی مرتا ہے تو اس کے اعمال ختم (موقوف) ہوجاتے ہیں سوائے ان تین اعمال کہ[1] صدقہ جاریہ [2] وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہے (جیسے مدرسہ اورشاگردوں کا سلسلہ)[3] نیک اولاد جو اس کیلئے دعا کرتی ہے (یہ تینوں اعمال باقی رہتے ہیں)

معلوم ہوا کہ صالح اَولاد، ماں باپ کیلئے دعا کرتی رہتی ہے۔اور جو شخص مرگیا اُس کا ثواب اِن اُمور کی وجہ ہمیشہ رو بہ

ترقی (Progressive) رہتا ہے۔

تجوید کے اس کورس کو ترتیب دینے میں پوری احتیاط برتی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی خامی (Omission) واقع ہو تو اس خادم کو مطلع فرمائیں تا کہ اُس کا سد باب (Remedy) ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ سبحانہ سے دعا ہے کہ مجھ ناچیز کی اس سعی (Endeavour) کو قبول فرمائے اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں ہمارے بچوں کو اس سے استفادہ (Benefit) حاصل کرنے کی توفیق (Guidance) عطا فرمائے۔

آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

خادمِ قرآن

الحاج قاری سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری خالدی القدیری
M.S. (ece), MIETE,

سابق مہتمم پولیس حیدر آباد

فرزند و جانشین ڈاکٹر خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تربیتی نصابِ اُصول قراءت

BASIC COURSE ON ARABIC RECITATION

آسان علم تجوید و قراءت قرآن مجید

(SMART RECITATION OF QURAN)

بروایت حضرت سیدنا امام عاصم کوفیؒ و سیدنا حفص کوفیؒ

Part I حصہ اول

تعلیم قرآن حکیم

نام خدا میں برکت ہے
جو با لطف و رحمت ہے
اپنے مالک سے مانگو
جو کچھ تم کو حاجت ہے
ان لوگوں کی راہ چلا
جن پر تیری عنایت ہے

باب :1

3۔ فضائلِ قرآن وترتیل

(Excellence of Quran & Its Recitation)

فرمایا رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے

1) تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَ عَلِّمُوْهُ النَّاسُ (دارمی)

ترجمہ: قرآن سیکھواور لوگوں کو سکھاؤ۔ (کنزالعمل 129)

2) خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهٗ (بخاری)

ترجمہ: تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

3) اِقْرَءُ وَالْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاتِى يَومَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَ صْحَابِهٖ

ترجمہ: قرآن پڑھا کرو اسلئے کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔

4) زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُم۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

5) مَنْ قَرأَ حَرْفًا مَنْ كِتَابَ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا

لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ ط اَلِفٌ حَرْفٌ ط وَلَا مٌ حَرْفٌ وَ مِيْمٌ حَرْفٌ ط

ترجمہ: جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے اُس کے لئے اُس حرف کے عوض

(بدلے میں) ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا اُجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ "الٓمّٓ" ایک حرف ہے بلکہ 'الف' ایک حرف ہے۔ 'لام' ایک حرف ہے اور 'میم' ایک حرف ہے۔

6) قرآن میں اللہ نے اِرشاد فرماتا ہے۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنی جو ایک نیکی لائے اُسکو دس نیکی کا ثواب (اجر) ملے گا۔

7) حدیث شریف میں ہے! جو قرآن پڑھے اور اُس پر عمل کرے اُسکے والدین (ماں، باپ) کو قیامت کے دن ایک تاج (Crown) پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی۔ اگر وہ سورج تمہارے گھروں میں ہو، پس کیا تمہارے گمان ہے اُس شخص کے متعلق جو خود اُس پر (عمل کرے) عامل ہو۔ (ابوداؤد، احمد)

8) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قرآن کا ماہر فرشتوں کے ساتھ ہوگا''۔ (بخاری)

9) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ''قابلِ رشک ہے وہ آدمی جو رات اور دن کے اوقات میں تلاوتِ قرآن کرتا ہو'' (بخاری، مسلم)

باب : 2

4۔ علم قراءت (تجوید) کے متعلق

(Learning of phonetics recitation of Qran)

1) روایت قرآنِ کریم :۔علم قراءت (تجوید) ایک مستند (Authentic) علم ہے جو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے۔تمام صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے سنا۔مگر اِن صحابہ سے سلسلہ روایتِ قراءت جارہی ہے۔

[1] حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
[2] سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ
[3] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
[4] حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ
[5] حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ

2) قاری سبعہ :۔قراءت کے مشہور ائمہ (اِماموں) میں سبعہ (سات) اِمام ہیں۔

[1] حضرت نافع مدنیؒ
[2] حضرت اِبن کثیر مکیؒ
[3] حضرت عمرو بصریؒ
[4] حضرت ابن عامر شامیؒ
[5] حضرت عاصم کوفیؒ
[6] حضرت حمزہ کوفیؒ
[7] حضرت علی کسائیؒ

3) اِن سات اَئمہ کرام کے طریقہ قراءت میں بعض بعض مقامات پر فرق ہے اور وہ فرق صرف اِعراب (Short Vowels) سکنات (Sukun) یا بعض مخرجِ حرف

(PHONETIC PRONUNCIATION) کے ابدال کا ہے یعنی کوئی امام ''مد'' (Madda) کو طویل (لمبا) کرتے ہیں، کوئی متوسط (درمیانی) یا قصر (چھوٹا) سے پڑھتے ہیں اور کوئی 'زیر' کی طرف جھکا کر۔ ہر ایک طریقہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے۔ چنانچہ حضور پاک کا اِرشاد عالی ہے هٰذَا الْقُرْاٰنَ اِنْ اُنْزَلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرَفَ فَاقْرَءُ مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ یعنی بے شک قرآنِ مجید سات طور (Seven Accents) پر اُترا ہے جو بھی طریقہ جس پر آسان ہو ویسا پڑھتے ہیں۔ (تجرید القاری) قراءت کی روایتوں میں زیادہ سیدنا حفصؓ کی روایت مشہور ہے اُس کی وجہ یہ کہ حضرت حفصؓ کی قراءت میں قریش کی زبان سے جو فصیح ترین (Extreamly Eloquent) زبان ہے بہت کم فرق ہے۔

قاری عشرہ: سات طریقوں پر پڑھنے والوں کو ''قاری سبعہ'' (Quari-Suba) کہتے ہیں۔ بعد میں کمالِ علم (Excellence of Learning) کی بناء پر مزید تین شاگرد بھی ائمہ (اِمام) قراءت میں شمار کر لئے گئے۔ جسکے سبب ''ائمہ عشرہ'' [10] (Quari-Ashra)، کہتے ہیں۔ الغرض اِن ائمہ حضرات کے طریقہ قراءت کے اِختلاف کے باوجود قرآن کے معنی ومفہوم (Connotation & Scense) میں کسی قسم کا فرق نہیں آتا اور اِختلاف ایسا ہرگز نہیں کہ قرآن کے معنی ومفہوم بدل جائیں۔

پڑھایا جسطرح جبرئیلؑ نے کلام خدا — اُسی ادا صفت پر ہیں مصطفیٰ ﷺ پڑھتے
پڑھایا آپ ﷺ نے اصحاب کو امانت دار — تھے تابعینِ صحابہ اُسے بے خطا پڑھتے
وہاں سے سلسلہ در سلسلہ سند بہ سند — یہاں تک آئے ہیں مردانِ با خدا پڑھتے

باب :3

5۔تلاوت کے آداب وطریقے

(Etiquette of Recitation of Quran)

1۔ قرآنِ مجید اللہ جل شانہ، کا کلام ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے اُسکو"قرآن مجید"، "قرآن کریم" اور "قرآن حکیم" یعنی عظمت (Greatness)، بُزرگی (Holiness)، اور حِکمت (Wisdom) والا کلام فرمایا ہے۔

قرآنِ شریف کا اَدب و اِحترام ضروری ہے۔قرآن مجید کو بے وضو ہاتھ لگانا منع (Not Allowed) ہے۔ جب قرآن مجید پڑھا جائے تو اُسکا سُننا "واجب" (Obligatory) ہے۔ورنہ بے توجہی کا گناہ ہوگا۔

2۔قرآن مجید پڑھنے سے پہلے"تَعوُذ" یعنی اَعوُذُ با اللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ (میں پناہ (Refuge) لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود (Reporbated) سے) اور"تَسمِیَہ"یعنی بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ (میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔) ضرور پڑھنا چاہیئے۔

3۔دورانِ تِلاوت بات نہیں کرنا چاہیئے۔اگر کوئی مجبوری کی بناء بات کی ہو تو پھر "تسمیہ" پڑھ کرتلاوت کو جاری رکھنا چاہیئے۔

4۔قرآن مجید میں صرف تَرتِیل (ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف طور) (Distinct) سے ہی پڑھنے کا حُکم ہے لیکن تدوِیر (Medium) ، حَدَر (Fast) سے بھی پڑھنا جائز (Permissable) ہے۔حَدَر میں ''مد'' اور''غنّہ'' کی مقدار کم ہوسکتی ہے مگر قواعد (Rule) کوچھوڑ دینا جائز نہیں۔

نــــوٹ: ۔یادرکھو! قرآن مجید صحیح پڑھنے میں پورے قواعد میں سب سے اہم اور ضروری، ''حروف کے مخارج وصفات'' (Phonetics & Atributes) ہیں۔ اسلئے مخارج حروف کو اپنے استاد سے اچھی طرح سیکھ لینا چاہیے۔

سبق 1

6۔ حروفِ تہجی

(Alphabet)

عربی زبان میں حروف (Letters) ہجا یا تہجی (Alphabet) ونتیس (29) ہے جنکا عربی طریقہ اَدائی یہ ہے۔

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر
الف	با	تا	ثا	جیم	حا	خا	دال	ذال	را
(Alif)	(Ba)	(Ta)	(Sa)	(Jeem)	(Ha)	(Kha)	(Daal)	(Zaal)	(Ra)
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	غ	ف
زا	سین	شین	صاد	ضاد	طا	ظا	عین	غین	فا
(Za)	(Seen)	(Sheen)	(Sad)	(Zaad)	(Ta)	(Za)	(Ayn)	(Gayn)	(Fa)
11	12	13	14	15	16	17	18	19	20
ق	ک	ل	م	ن	و	ہ	ء	ی	
قاف	کاف	لام	میم	نون	واؤ	ہا	ہمزہ	یا	
(Quaf)	(Kaaf)	(Laam)	(Meem)	(Noon)	(Wawo)	(Ha)	(Hamza)	(Ya)	
21	22	23	24	25	26	27	28	29	

قاعدہ تلفظ:۔(Phonetic Pronunciation)۔

(1) جس لفظ میں دو سے زیادہ حرف آتے ہیں اس کو اُسی طرح تلفّظ کریں جیسے الف،جیم، دال،ذال وغیرہ

(2) جس لفظ کے تلفظ میں ایک حرف آتا ہے اُس کے بعد ا (الف) بڑھا کر تلفظ کریں جیسے با، تا، ثا، را، طا وغیرہ۔

سبق 2

7۔ حروف کی تقسیم

(Kinds of Alphabets)

تجوید کے لحاظ سے حروف تہجی (ALPHABET) کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1) حروف قمری (Moon Letters) 2) حروف شمسی (Sun Letters)

1۔حروف قمری:۔ کا مجموعہ (أَبِغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيمَهُ)۔(14) چودہ ہیں۔

2۔ حروف شمشی:۔ (14) حروف قمری کے بعد باقی (14) حروف شمسی ہیں۔

تا	ثا	دا	ذا	را	زا	س
1	2	3	4	5	6	7
ش	صاد	ضاد	طا	ظا	ل	ن
8	9	10	11	12	13	14

☆ حروف شمسی سے پہلے 'اَلْ' (The) لایا جاتا ہے تو 'ال' کا بعد کے حروف میں

ادغام کیا جاتا ہے اسلئے لام نہیں پڑھا جاتا جیسے اَلشَّمسُ۔ الصَّلوٰۃُ

☆ حروف قمری سے پہلے اَلْ (The) لایا جائے تو لام کو ظاہر کر کے پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً اَلْقَمَرُ۔ اَلْبارِیُ۔

سبق 3

8۔ فن تجوید......قراءت کی اصطلاحات

Terminologies of Art of Arabic Phonetics

1:- حَرف علت (Vowels) یا حروف مدّہ (Madda) تین ہیں۔

1۔ الف 2۔ واوَ 3۔ یاء(ی)

اِن حروف کی مختصر آوازوں (حرکات) کو الترتیب فَتحہ (....َ)، ضَمَّہ (....ُ) کَسرَہ (....ِ) کہتے ہیں۔

حُروف مدّہ (Long Vowels) : ا و ی

حرکاتِ حروف (Short Vowels) : (....َ) (....ُ) (....ِ)

2:-۔ جس حرف کے نیچے کسرہ ہو، اسکو ''مَکسُور'' اور جس حرف کے اُوپر فتحہ ہو، اسکو ''مَفتُوح'' اور جس حرف پر ضمہ ہو اُسکو ''مَضمُوم'' کہتے ہیں۔

3۔(....ً) (....ٍ) (....ٌ) کو تنوین (Nunation) کہتے ہیں۔ تنوین کے

تلفظ میں نون ساکن (نْ) ہوتا ہے جیسے دً = دَنْ، دٍ = دِنْ، دٌ = دُنْ

4۔ جزم (...ْ) (Quiesant mark): جزم کو "سکون" (Sukun) بھی کہتے ہیں۔ جس حرف پر جزم ہو، اُسکو "ساکن" (Sakin) کہتے ہیں جیسے قُـلْ میں "لْ" ساکن ہے۔

5۔ جس 'حرف' پر کوئی 'حرکت' یعنی کسرہ، فتحہ یا ضمہ ہو اُسکو مُتَحَرِّک (Vowelized) کہتے ہیں۔ جیسے اَ، بُ۔ تِ۔

6۔ تشدید (Tashdid): جس حرف پر تشدید (...ّ) ہو اسکو "مشدّد" کہتے ہیں جیسے اِنَّ۔

7۔ مدّہ (Madda): عربی زبان میں سوائے "حروفِ مدہ" کے کسی حرف کو کھینچ کر (Prologation) نہیں پڑھا جاتا۔

حُرف "مدہ" تین ہیں ا، و، ی، بشرطیکہ واؤ ساکن "وْ" سے پہلے اُسکے مطابق حرکت 'ضمہ' ہو جیسے "نُوْ" اور یا ساکن "یْ" سے پہلے اُسکی مطابق حرکت "کسرہ" ہو جیسے "حِیْ"۔ اور الف 'ا' سے پہلے اسکی مطابق حرکت فتحہ ہو جیسے "ھَا"۔

حروف مدہ کا مجموعہ (Sum) "نُـوْحِیْھَا" ہے اور اُسکی مقدار (Duration) ایک الف یا دو حرکت کے برابر ہے۔

8۔ ہمزہ (Hamza): الف "ا" ہمیشہ ساکن ہوتا ہے لہذا "مدہ" ہوتا ہے اور اُس سے پہلے حرف پر ہمیشہ "فتحہ" ہوتا ہے۔ اگر الف "ا" پر حرکت (فتحہ، کسرہ یا ضمہ) آئے تو وہ ہمزہ کہلاتا ہے۔ مثلا اَ۔ اِ۔ اُ (أَ۔ إِ۔ أُ)

9۔ حروفِ لینہ (Lyyana): اگر واؤ ساکن (وْ) اور یا ساکن (یْ) سے پہلے فتحہ ہو تو اِس کو حروف ''لین'' یا ''لینہ'' کہتے ہیں مثلاً خَیْرَ، لَوْ

نوٹ:۔ عربی قواعد کے لحاظ سے ''الف'' پر کوئی حرکت ہی نہیں آتی۔ البتہ الف ہمزہ ء کا شوشہ (Symbol) بن کر آتا ہے۔ یہی صحیح رسم الخط ہے جو عرب و مصر کی کتابت میں آتا ہے۔ ہندوستان کے بعض کتابت (Copying) میں کاتبوں نے رسم الخط (writing) کی کئی غلطیاں رائج (Intruduce) کی ہیں جیسے

مروجہ (India)	صحیح (عرب)		مروجہ (India)	صحیح (عرب)
اٰمِنُوا	ءَ امِنُوا		اَلاَرْضُ	أَلأَرْضِ
اِنَّ	إِنَّ		مَا لَوُلَ	مَأ لَوُلَ
اُتُوْنی	ءَاتُوْنی		مَا لَوُلَ	مَأ لَوُلَ

سبق 4

9۔ قراءت کی اصطلاحات (جاری)

Terminologies (Contd.)

10۔ فتحہ اِشباعی:۔ بعض وقت الف ''کے عوض'' فتحہ اِشباعی (.....)
(الف مقصورہ) آتا ہے۔ مثلاً اِسمَاعِیل = اِسْمٰعِیل

i۔ واوَ مَدہ (وُو) کے عوض ضمۂ اِشباعی (ؤ)، آتا ہے مثلاً

دَاوُودَ = دَاوٗدَ، لَهُوَ = لَهٗ

ii۔ 'یا' مدہ کے عوض کسرہ اِشباعی آتا ہے مثلاً

اِبْرَاهِیمَ = اِبْرٰهٖمَ، بِهِیٖ = بِهٖ

II۔ پورے قرآن مجید میں لفظ ''اَنَا'' کا الف، وصل (Continuance) میں نہیں پڑھا جاتا۔ جیسے وَلَآ اَنَاعَابِدٌ (یہاں ''اَ نَا'' کو 'اَنَ' پڑھیں گے)۔

11۔ تجوید میں اِستعمال ہونے والے اَلفاظ اور اُسکے معنٰی۔

a) اِظہار (Expression):۔ اِظہار کرنا مثلاً اَنْعَمْتَ

b) اِدغام (Contraction):۔ ملانا (ایک حرف دوسرے میں داخل کرنا)

مثلاً : مِنْ رَّبِّكَ، مِنْ نُّوْرٍ

c) اَقلاب (Changing) :۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا مثلا مِنْ م بَعْدِ

d) اِخفاَ (Hiding):- ایک حرف کو دوسرے حرف میں چھُپانا۔ مثلاً اَنۡفُسَهُمۡ

e) مدِ قصر (Short):- ایک الف یا دو حرکت کی مقدار (برابر)

f) مدِ توسط (Average):- دو الف یا چار حرکت کی مقدار (برابر)

g) مدِ طول (Prolong):- تین الف یا چھ حرکت کی مقدار (برابر)

h) تَفۡخِیۡم (Broad):- موٹاپن

i) ترقیق (Thin):- باریک پن

j) مستثنیٰ (Exemption):- وہ طریقہ جو عام قاعدہ اُصول کے خلاف ہو، یہ مجہول (Little known/passive) ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ جس حرف پر کوئی حرکت یا سکون (...ُ...) نہ ہو وہ پڑھا نہیں جاتا اور اُن حروف کو ہمیشہ ''معروف'' (wel. known/Active) پڑھنا چاہیئے۔

سبق 5

10۔ مخارج حروف

(Phonetics of Arabic Letters)

تعریف:۔ مخرج (Photics) ، حرف کے تلفظ نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں ۔اور ''مخارج'' اسکی جمع ہے۔

حروف تہجی (Alphabet):۔(29) ونتیس ہیں جنکے مخارج (17) سترہ ہیں۔

نوٹ:۔جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہوتا ہے اُس حرف کو ساکن کر کے اس سے پہلے فتحہ (زَبر) والا ہمزہ ملا کر تلفظ (Pronunclate) کریں۔جس جگہ اس کی آواز قرار پائے گی وہی اُس کا مخرج ہوگا جیسے أَبْ اِم أَتْ وغیرہ

مخارج حروف (Phonotics) :۔

1۔مَخرَج جوفی (From Cavity of mouth):۔(ا۔و۔ی) حروفِ مدہ کا مَخرَج 'جوفی' یعنی منہ کے خالی حصہ سے اَدا ہوتا ہے۔

2۔مخرج حلقی:-(From Throat) حروف حلقی چھ ہیں۔

ء ھ ع ح غ خ

حَلق کے تین حصے ہیں۔

2۔ آخر حَلق (End) سے (ء۔ھ) نکلتے ہیں۔

3۔ درمیان حلق (Middle) سے (ع۔ح) نکلتے ہیں۔

4۔ ابتدائے حلق (Begening) سے (غ۔خ) نکلتے ہیں۔

5۔ مخرج غَلْصِمِی (From Interior-Root-of-tongue):۔ زبان کی جڑ اور پڑ جیب کے بیرونی حصّہ سے (ق) نکلتا ہے۔

6۔مَخرج عَکْدَمِی۔ (From Exterior -Root of tongue) زبان کی جڑ اور پڑ جیب کے بیرونی حصّہ سے (ک) نکلتا ہے۔

7۔مخرِج شجری (From Centre of tongue): درمیان زبان اور تارخ سے (ج۔ش۔ی) نکلتے ہیں۔

8۔ مَخرِج فَر سِی:۔(From Left side of tongue) زبان کے بائیں کنارے سے دائیں یا بائیں جانب کے اُوپر کے ڈاڑھوں سے (ض) نکلتا ہے۔

9-11۔مخرِج ذَلقی:۔

9: زبان کی نوک اور (سامنے کے) اُوپر کے دانتوں کے مسوڑھے (Gum) سے (ل) نکلتا ہے۔

10۔لام کے مخرج کے ذرا نیچے سے (ن) نکلتا ہے۔

11۔نون کے ذرا سامنے سے (ر) نکلتا ہے۔

12۔مَخرِج نَطعی:۔زبان کی نوک اور (سامنے کے) اُوپر کے دانتوں کی جڑ سے (ت، د، ط) نکلتے ہیں۔

13۔ مخرج لِثُوِی :۔زبان کی نوک اور (سامنے کے) اُوپر کے دانتوں کے کنارے سے (ث۔ذ۔ظ) نکلتے ہیں۔

14۔ مخرج اِسَلی :۔زبان کی نوک اور (سامنے کے) نیچے دانتوں کی جڑ سے (ز۔س۔ص) نکلتے ہیں۔

15-16۔ مَخرج شَفُوِی :۔ ہونٹوں کے ملنے سے (ب۔م۔و۔) نکلتے ہیں۔

15۔ ('وٗ' کی اَدائی کے وقت ہونٹ سامنے کی طرف بڑھانا چاہئے)

16۔ نیچے کے ہونٹ کا تر (بھیگا ہوا) حصّہ اور (سامنے کے) اُوپر کے دانتوں سے (ف) نکلتا ہے۔

17۔ مَخرج خَیشُومِی :۔ناک کی جڑ (بانس) سے (ن۔م) مشدّد (غنّہ) ساکن۔تنوین، حالت اِدغام واِخفاء میں نکلتے ہیں۔

مثلاً　اِنَّ۔ ثُمَّ ۔ مِنْ یَّقُوْل ۔ مِنْ قَبْلِ

نوٹ:۔فن تجوید میں سب سے زیادہ اہم مخارجِ حروفِ اور صِفات حُروف (Phonetic Expression) ہیں۔ لہذا اُستاد (قاری) سے اِن کو اچھی طرح ادا کرنے کی مَشق (Exersice) کرنا چاہئے۔

سبق ـ 6

11۔ لَامِ جَلَالَہ

لفظ ’اللّٰہ‘ کے ’لام‘ کو ’’لامِ جلالہ‘‘ کہتے ہیں۔ اُسکے دو قاعدے ہیں۔

1۔ لام جلالہ سے پہلے حرف پر فتحہ (ـَــ) یا ضمہ (ـُــ) ہو تو لام جلالہ کو موٹا (پُر) پڑھنا چاہئے۔ جیسے اَللّٰهُ ، رَسُوْلُ اللّٰهِ، ضَرَبَ اللّٰهُ، نَصْرُاللّٰه،

2۔ لامِ جلالہ سے پہلے حرف کو کسرہ (ـِــ) ہو تو لامِ جلالہ کو باریک پڑھنا چاہئے جیسے۔ بِسْمِ اللّٰهِ، بِا اللّٰهِ ، لِلّٰهِ

قواعد ’’راء‘‘

I۔ ’’راء‘‘ کو (موٹا) تَفْخِیْم سے پڑھنے کے پانچ قاعدے ہیں۔

1۔ جب حرف راء پر فتحہ (ـَــ) ضمہ (ـُــ) تنوین مَفْتُوحہ (ـًــ) مَضْمُوْمہ (ـٌــ) ہو تو ’راء‘ کو موٹا پڑھنا چاہئے۔ جیسے رَجِعِیْ الرَّحْمٰن اور کَثِیْرًا کَبِیْرًا (حالت وقف ہیں)۔

2۔ جب ’راء‘ ساکن ہو اور اُس سے پہلے حرف پر فتحہ (ـَــ) یا ضمہ (ـُــ) ہو تو راء موٹا پڑھا جائے گا۔ جیسے وَانْحَرْ۔ اَرْبَعَ۔ اُرْکُضْ۔ اور قَدْرِ۔ ظَفْرِ (وقف کی حالت میں)۔

3۔ ’راء‘ ساکن ہو اور اُس سے پہلے کا حرف بھی ساکن ہو اور اُس سے پہلے حرف

پرفتحہ (ـــَــ) یا ضمہ (ـــُــ) ہوتو 'راء' موٹا پڑھا جائے گا۔جیسے عُسرُ۔ صَبرُ

4۔ اگر راء ساکن سے پہلے کسرہ (ـــِــ) عارضی ہوتو راء کو موٹا پڑھنا چاہئے جیسے اَمِرْ تَابُوْ۔اِنِ ارْ تَبتُمْ ۔اِرْ جِعِیْ

5۔اگر راء ساکن سے پہلے (ایک ہی کلمہ میں) کسرہ (ـــِــ)اور راء کے بعد حرف مطبقہ یا مستعلیہ حروف (خَصّی ضَغْطٍ قِظْ) میں سے کوئی حرف ہوتو راء کو موٹا پڑھنا چاہئے ۔جیسے مِرْصَادَ۔قِرْطَاسَ۔فِرْقَۃٌ۔

III ''راء'' کو باریک یا ''ترقیق'' سے پڑھنے کے چار قاعدے ہیں۔

1۔راء کسرہ (ـــِــ) یا تنوین مکسورہ (ـــٍــ) ہوتو باریک پڑھنا چاہئے جیسے رِجَالٌ ۔فِیْ کَثِیْرٍ (حالت وقف)۔

2۔اگر راء ساکن سے پہلے کسرہ (ـــِــ) یا ''یائے ساکنہ'' ہوتو راء کو باریک پڑھنا چاہیے۔ جیسے بَشِرْ۔فِرْعَوْنَ۔ قَدَرَ سے قَدِرْ، خَیْرَ (حالت وقفہ میں) خَیْرْ۔

3۔اگر 'راء' ساکن ہو اور اُس سے پہلے کا حرف بھی ساکن ہو اور اُس سے پہلے کسرہ (ـــِــ) ہوتو 'راء' باریک پڑھا جائے گا جیسے حِجْرْ۔سِحْرْ (حالتِ وقف میں)۔

4۔'راء' ساکن کے پہلے یاء ساکنہ ہو اگرچہ اُس سے پہلے فتحہ (ـــَــ) ہو تو بھی راء کو باریک پڑھا جائے گا۔ جیسے خَیْرْ ، غَیْرْ

نوٹ :۔لفظ فِرْقَۃٌ (پ19ع8) میں اور اَلْمِصْرَ اور اَلْقِطْرِ بحالت وقف تَفْخِیْم (موٹا)اور تَرْقِیْق (باریک) دونوں جائز ہے۔

سبق 7

12۔ صِفَاتِ حُرُوف

(Attributes of Letters)

تعریف:۔حروف کی آواز سے جو مستقل (Permanent) یا عارضی (Temporary) حالتیں (States) ظاہر ہوتی ہیں اُن کو ''صفات حروف'' (Attribute) کہتے ہیں۔حروف اَپنے صِفات کی وجہ سے ایک دوسرے سے تمیز (Diffrentiate) کئے جاتے ہیں، مثلاً ''ت'' سے (تِیۡن = انجیر) اور ''ط'' سے (طِیۡن = مٹی) میں کوئی تو فرق ہوگا۔ورنہ معنےٰ بالکل بدل جائیں گے۔

صِفات کی قسمیں:۔ 1۔ صفتِ مستقل (Permanent)

2۔ صفتِ عارضی (Temporary)

1۔ ''صفتِ مستقل'' کو صفتِ لازمی یا اصلی بھی کہتے ہیں جو ہر حرف میں کم ازکم (5) پانچ صِفات ہوتے ہیں اور اُن کے اَضداد (opposites) بھی ہوتے ہیں ۔جن کو ''صفات اَضدادی'' کہا جاتا ہے۔

	صفات		اضداد
1)	مَهْمُوْسَه (ضعیف و پست)		مَجْهُوْرَه (قوی اور بلند)
2)	شَدِيْدَه (سخت)		رِخْوَاه (نرم)
3)	مُسْتَعْلِيَه (بلند)		مُسْتَفِلَه (پست)
4)	مُطْبَقَه (موٹے، بند)		مُنْفَتَحُه (باریک، کھلے)
5)	مُذْلَقَه (پھلنے والے)		مُصْمَتَۃ (رکنے والے)

2۔ صفتِ عارضی وہ صفتِ حرف ہے جو حُروف پر حرکت کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے جیسے

a) لام جلالہ سے پہلے فتحہ (...َ...) یا ضمہ (...ُ...) ہو تو موٹا (تفخیم) پڑھا جائیگا۔ مثلاً اللّٰهُ، رَسُوْلَ اللّٰهِ

b) راءپر فتحہ (...َ...) یا ضمہ (...ُ...) ہو تو راء کو موٹا پڑھا جائے گا۔

مثلا رَيْبَ رُّجَعِي

c) 'لام جلالہ' یا 'راء' سے پہلے کسرہ (...ِ...) ہو تو باریک، (تَرقیق) پڑھا جائے گا۔

جیسے بِسْمِ اللّٰه، رِجَالَ

صفاتِ فَرعیہ (Sobordinate) جن کے اضداد نہیں: یہ صفات ہر حرف کیلئے لازمی نہیں بلکہ جو حُروف اِن سے صفت ہوں اُن ہی کیلئے ضروری ہیں۔

صفاتِ فرعیہ 10 ہیں۔

1	صَفِیْرَہ	۳۔ز۔س۔ص	سیٹی والے	6	مُکَرَّرَہ	ر	بار بار ادا ہونے والے
2	مُقَلْقَہ	قُطْبُ جَدُ	قلقہ والے (حالت سکون میں)	7	مُتَغشِیَہ	ش	پھیلنے والے
3	مَدَّہ	ا۔و۔ی	کھنچے جانیوالے	8	مُستَطِیْلَہ	ض	دراز
4	لَیِّنَہ	و۔ی (ساکن سے پہلے فتحہ)	نرم	9	مُتَوَسِّطَہ	لَنْ عُمَرُ	درمیانی
5	مُنْحَرِفَہ	ر۔ل	پلٹنے والے	10	غُنَّہ	م۔ن	ناک میں گھومتے ہیں

نوٹ:۔ پانچ (۵) صِفات والے حروف 11 ہیں۔ چھ (6) صفات والے حروف (17) ہیں۔ اور سات (7) صِفات والے حرف (ایک) ہے۔

سبق 8

13۔ صفاتِ اَصلی یا لازمی اور اُنکے اَضداد (صِفات مُستقل)

(Permanent Attibutes)

پانچ ''صفات اصلی'' ہیں اور اُنکے پانچ اَضداد (Opposits) ہیں۔ جملہ [10] صفات ہوئے۔

1۔ حُروف مَھْمُوْسَہْ (پست یا Low) :- یہ دس [10] حُروف ہیں جن کا مَجموعہ (فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَكَتُ)۔ اِن کی ادائی کے وقت اُن کی آواز (مَخرج) میں ضُعف کیساتھ ٹھیرنے کے سبب سانس جاری رہتی ہے اور آواز پست ہوتی ہے۔ مثلاً فَحَدِّثْ کی ثاء۔

اَضداد (Opposits):- باقی حُروف مَجْھُورَۃ (High) ہیں جو (19) ہیں۔جن کی ادائی کے وقت آواز مخرج میں قوت کے ساتھ ٹھیرنے کے سبب سانس بند ہو جاتی ہے اور آواز بلند ہوتی ہے۔

2۔ شَدِیدَۃ (سخت Hard):- یہ آٹھ [8] حروف ہیں جن کا مجموعہ (أَجِدُ۔ قَطٍ۔ بَکَتْ) ہے۔

نوٹ:- حروفِ مُتَوَسِّطَۃ (درمیانی Medium) یہ پانچ 5 ہیں جن کا مجموعہ (لِنْ عُمَرُ) ایسے ہیں جو شَدِیدَہ ہیں۔نہ رِخْوَہ بلکہ درمیانی ادا ہوتے ہیں۔اُن کی اَدائی کے وقت آواز ابتداء میں بند ہو کر پھر جاری ہوتی ہے۔

اَضداد:- باقی حروت رِخْوَۃ (نرم Soft) ہیں جو (16) ہیں۔اُنکی ادائی کے وقت آواز (مخرج) میں ضُعف (پستی) کے ساتھ ٹِکنے کے سبب نَرم پائی جاتی ہے۔

3۔ حروفِ مُسْتَعْلِیَۃ (بلند اور موٹے High & Broad)۔یہ [7] حُروف ہیں جن کا مجموعہ (خُصَّ۔ ضَغْطٍ۔ قِظْ) ہے۔اِن کی اَدائی کے وقت زبان کی جڑ، تالو (تارخ) کی طرف مائل ہوتی ہے جس کی وجہ اُن کی آواز موٹی اور بلند ہو جاتی ہے۔

اضداد:-باقی (22) حُروف مُسْتَفِلَۃ (باریک اور پست، Thin & Low) ہیں۔جن کی اَدائی کے وقت زبان کی جڑ نیچے کی طرف مائل ہوتی ہے جسکی وجہ سے اُنکی آواز باریک ہوتی ہے۔

4۔حروفِ مُطْبَقَۃ (زیادہ موٹے اور بند (Base or Broad):- یہ حروف چار [4]

ض، ط، ظ) ہیں جن کی ادائی کے وقت زبان کا درمیانی حصّہ تالو (تاریخ) کی طرف مائل ہوتا ہے جس کی وجہ سے اُن کی آواز میں بندش یعنی زیادہ موٹاپن پایا جاتا ہے۔

اضداد:- باقی (25) حُروف مُنفَتِحَۃ (باریک اور کُھلے (Thick-Closed)۔ اِن کی اَدائی کے وقت زبان کا درمیانی حصّہ تالو کی طرف مائل نہیں ہوتا اسلئے آواز میں کشادگی پائی جاتی ہے۔

5۔ حروف مُـذْلَـقَـۃُ (پھیلنے والے۔ (Broad))۔ اِن کا مجموعہ (فَرَّ۔ مِنْ۔ لُبْ) ہے۔ اِن کی اَدائی کے وقت آواز مَخرج پر سے پھیلی ہوئی نکلتی ہے۔

اضداد:- باقی (23) حروف مُـصْـمَـتَـۃُ (آواز روکنے والے۔ Closed):- اِن کی اَدائی کے وقت آواز مخرج میں اچھی طرح ٹکتی (رکتی) ہے۔

سبق 9

14۔ صِفات فَرعیہ جن کے اضداد نہیں

(subordinate Attributes)

1۔ صَـفِـیْـرَہ (سیٹی والے) یہ تین [3] (ز س ص) ہیں اِنکی اَدائی کے وقت سیٹی نکلتی ہے۔

2۔ مُـقَـلْـقَـلَـۃُ (قلقلہ والے):- یہ پانچ (5) ہیں۔ اِن کا مجموعہ (قُـطْـبُ جَـدٌ) ہے۔ اِن کی آواز حالتِ سکوں میں مخرج میں جُنبش (Twist) کے ساتھ نکلتی ہے۔ حالتِ سکوں سے حالت وقف میں زیادہ ''قلقلہ'' ہوتا ہے۔

5۔ مُـنْـحَـرِفَـۃُ (پلٹنے والے):- یہ دو حُروف (ل، ر) ہیں۔ اِن کی اَدائی

کے وقت آواز نوکِ زبان کی طرف پلٹتی ہے اور راء کی اَدائی کے وقت پُشت (Back) نوکِ زبان کی طرف پلٹتی ہے۔

6۔مُکَرَّرَہْ (بار بار ادا ہونے والا): یہ حَرف 'راء' ہے۔اِس کی اَدائی میں کچھ تکرار ہوتی ہے۔تکرار میں زیادتی نہ ہونی چاہیئے۔

4۔لَیِّنَۃْ (نرم۔Soft):- یہ (و، ی) دو ہیں۔ جب یہ ساکن ہوں اور اُس کے پہلے زبر ہو تو اُن کی اَدائی میں نرمی ہوتی ہے۔

3۔مَدَّہ (کھینچے جانے والے۔Prolong) یہ تین ہیں (ا ،و، ی)۔جب کہ یہ ساکن ہوں اور ماقبل موافق حَرکت ہو تو اُنکو کھینچ کر پڑھتے ہیں۔

7۔مُتَفَشِیَہْ (پھیلنے والے)۔یہ حَرف (ش) ہے۔اِس کی آواز مَخرج میں پھیل کر نکلتی ہے۔

8۔مُستَطِیلَہْ (لانبا یا دراز (Prolong)):- یہ (ض) ہے۔اِس کی آواز مَخرج میں بتدریج نکلتی ہے۔

9۔غُنَّہ (ناک میں گھوم کر نکلنے والے):- یہ دو حُروف (ن، م) ہیں جب کہ یہ مشدَّد ہوں تو بحالتِ غنّہ اِن کو ناک (بانس) میں گھما کر پڑھیں۔

10۔مُتَوَسِّطَہْ (درمیانی)۔اِن کا مجموعہ لِنْ عُمَرْ ہے۔اِن کی اَدائی میں آواز مخرج میں بند ہو کر پھر جاری رہتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تربیتی نصابِ اُصول قراءت

BASIC COURSE ON ARABIC RECITATION

آسان علم تجوید و قراءت قرآن مجید

(SMART RECITATION OF QURAN)

بروایت حضرت سیدنا امام عاصم کوفیؒ و سیدنا حفص کوفیؒ

Part II حصہ دوم

تعلیم قرآن حکیم

علم ہی راز حقیقت ہے
علم ہی سیر حکمت ہے
علم صحیح ایک نعمت ہے
جس پہ مدار حقیقت ہے
وجہ اعجاز قرآن
حضرت ﷺ کی امیت ہے
ماضی کی مستقبل کی قبر
مملو جس میں صداقت ہے
زیر و زبر کا فرق نہیں
کیا قرآن کی حفاظت ہے
سارے منتر ہوگئے ہیچ
کیسی اثر میں قوت ہے

سبق 10

15۔ نون ساکن (نْ) وتنوین (’’ نٍ ‘‘)

نون ساکن اور تنوین کے چار (4) قاعدے ہیں۔

1۔اِظہار (Expression) 2۔ اِدغام (Joining)

3۔اَقلاب یاقلب۔(Changing) 4۔اِخفاء (Hiding)

1۔ اِظہار:۔نونِ ساکن یا تنوین کے بعد حُروفِ حَلقی (ء ھ ع ح غ خ) میں سے کوئی حَرف آئے تو نونِ ساکن یا تنوین کو اچھی طرح ظاہر (Express) کر کے پڑھنا چاہیئے۔مثلاً

مَنْ اٰمَنَ ۔ مِنْهُمْ ۔ اَنْعَمْتَ ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۔ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔

(تنبیہ:۔’’اِظہار‘‘میں غنہ نہیں ہونا چاہیئے ورنہ نون ظاہر نہیں بلکہ ’’اِخفاء‘‘ ہوجائیگا)

2۔اِدغام:۔اِدغام کے چھ (6) حروف ہیں جنکا مجموعہ ’’يَرْمَلُوْنَ‘‘ ہے۔جب نون ساکن یا تنوین کے بعد اِن میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن یا تنوین کا اُس حرف میں اِدغام (Join) کرنا چاہیئے۔اِدغام کی علامت تشدید (...ّ...) ہے۔

اِدغام کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔اِدغام ناقص معہ الغنہ 2۔اِدغام کامل بلا غنہ

1۔اِدغام ناقص معه الغُنّه :۔اسکے (4) چار حروف جن کا مجموعہ ’’يُوْمَنُ‘‘ ہے۔جب نون ساکن یا تنوین کے بعد دوسرے کلمہ میں اِن حروف میں سے کوئی

حرف آئے تو نون ساکن یا تنوین کا اُس حرف میں غنّہ کیساتھ اِدغام کرنا چاہئے۔ مثلاً مَنْ يَّقُوْلُ، رِجَالًا يُّوحِىْ، مِنْ وَّلِيٍّ، خَيْرٌ وَّأَلْقَى، اِنْ مِّنْ، أَنْ نَّكُوْنَ

تنبیہ :۔ (Warning) اگرنون ساکن یا تنوین اورحرفِ اِدغام ایک ہی کلمہ میں ہوتو اِدغام نہیں ہوگا۔ جیسے دُنْيَا۔ بُنْيَانٌ۔ صِنْوَانٌ

مستثنیات :۔(Exemption)۔ 1۔ حضرت حفصؒ کی روایت میں ''يٰسٓ وَالْقرآن'' اور "نٓ وَالْقَلَمِ" میں اِدغام نہیں ہوگا۔

2۔ اِدْغامِ کامل بلاغُنّہ : اِس کے دوحروف ہیں (ر،ل) جب نون ساکن یا تنوین کے بعد اِن میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن یا تنوین کا اِس حرف میں (بغیر غنّہ) کے کامل اِدغام ہوگا۔ اسلئے نون ساکن یا تنوین کی آواز بالکل ختم ہوجائیگی۔ مثلاً مِنْ رَّسُوْلٍ۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْم۔ فَاِنْ لَّمْ۔ خُيْرٌلَّكَ

سبق 11

16۔ نون ساکن وتنوین (Contd.)

3۔ اِقلاب یا قلب :۔ جب نون ساکن یا تنوین کے بعد (ب) آئے تو نون ساکن یا تنوین کومیم ساکن ''م'' سے بدل (Change) کر کے غنّہ کیساتھ پڑھنا چاہئے۔ مثلاً مِنْۢ بَعْدِ۔ عَلِيْمٌۢ بِمَا۔

4۔ اِخفاَ : (اظہار واِدغام واِقلاب کے حروف کے علاوہ) بقیہ (۱۵) حروف اِخفاء کے ہیں۔ جب نون ساکن یا تنوین کے بعد اِن میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن یا

تنوین کو اِس حرف میں اِخفاء (Hide) کرتے ہوئے اِس حرف کی آواز کی طرف مائل کر کے غنّہ کیساتھ پڑھنا چاہئے۔ (اُردو میں اِس کی مثال ''پنکھا'' اور ''جنگل'' ہے۔) مثلاً

حروف اِخفاء		حروف اِخفاء	
ص۔ عَمَلًا صَالِحاً	9	ت۔ أَنْتَ	1
ض۔ مَنْضُوْدًا	10	ث۔ مَنْثُوْرًا	2
ط۔ صَعِيْدًا طَيّباً	11	ج۔ أَنْجَيْنٰكُمْ	3
ظ۔ تَنْظُرُوْنَ	12	د۔ عِنْدَ	4
ف۔ اَنْفُسَكُمْ	13	ذ۔ تَنْذِرُ	5
ق۔ مِنْ قَبْل	14	ز۔ أَنْزَلَ	6
ك۔ اِنْ كَانَتْ	15	س۔ اِنْسَانٌ	7
		ش۔ مِنْ شَرّ	8

تنبیہ:۔ نون ومیم مشدّد پر ہر حالت میں غنّہ کیا جاتا ہے۔ مثلا اِنَّ، ثُمَّ

سبق 12

17-ہمزۂ وصلی

تعریف: ہمزۂ وصلی وہ ہمزہ ہے جو (بحالتِ وَصل) ملانے سے گر جاتا (پڑھا نہیں جاتا) ہے۔ جیسے لِلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ میں ''اَ'' ہمزہ وصلی ہے۔

(i) ہمزۂ وصلی :۔ جب ساکن حرف کے بعد ہمزۂ وصلی آئے تو ہمزۂ وصلی کو گرا کر ساکن حرف کو کسرہ (ـِـ) سے ملایا جاتا ہے۔ مثلاً

بَلْ ،اَلْاِنْسَانُ سے بَلِ الْاِنْسَانُ

لیکن اگر ''میم'' جمع ساکن ہو جیسے هُمْ هِمْ كُمْ تُمْ تو م کو ضمہ (ـُـ) سے ملایا جاتا ہے۔ مثلاً بِهِمْ، اَلْاَسْبَابِ سے بِهِمُ الْاَسْبَابِ

(ii) :۔نون قطنی :۔اگر تنوین کے بعد ہمزۂ وصلی آئے تو اس کو کسرہ (ـِـ) دیکر چھوٹی نون یعنی نون قطنی .(نِ) سے ظاہر کیا جاتا ہے۔مثلاً

فَخُوْرًا اَلَّذِيْنَ سے فَخُوْرَنِ الَّذِيْنَ

اسی طرح يَوْ مَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ. أَحَدُنِ اللّٰه

سبق 13

18۔ مِيمْ سَاكِنْ (قاعدے)

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں۔

1۔ اِخفاءشفوی 2۔ اِدغام شفوی 3۔ اِظہار شفوی

1۔ اِخفاءشفوی :۔ جب میم ساکن کے بعد دوسرے کلمہ میں ''ب'' آئے تو میم کا اِخفاء ''ب'' میں غنّہ کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ مثلاً لَكُمْ بِهٖ

2۔ اِدغام شفوی :۔ جب میم ساکن کے بعد دوسرے کلمہ میں (م) میم آئے

تو پہلی میم کا دوسری میم میں اِدغام غنّہ کے ساتھ کرنا چاہیۓ۔ مثلاً لَكُمْ مِّنْ

3۔ اِظہارِ شفوی:۔ جب میم ساکن کے بعد ''ب'' اور ''م'' کے سوا بقیا (27) حروف میں سے کوئی بھی حرف آئے تو میم کا اظہار کرنا چاہیۓ۔ مثلاً لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

تنبیہ (Warning): اگر میم ساکن کے بعد ''ف'' یا ''وْ'' آئے تو میم کا اچھی طرح اِظہار کرنا چاہیۓ۔ مثلاً هُمْ فِيْهَا، عَلَيْهِمْ وَلَا

نوٹ:۔ میم ساکن کو شفوی اِسلیۓ کہا گیا ہے کہ میم، شفین (دونوں ہونٹ) سے ادا ہوتا ہے۔ اسکی صفت مُذ لَقہ (پھسلنے والی ہے)۔

سبق 14

19۔مَدّ کا بیان

آواز کے کھینچنے (Prolong) کو 'مَدّ' کہتے ہیں۔ مَدّ کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ مَدّ اصلی 2۔مَدّ فرعی

1۔مَدِ اصلی:۔ حُروفِ مدّہ (ا۔و۔ی) موافق حرکت کے ساتھ مدِ اصلی کہلاتے ہیں۔ اُنکی مقدار قصر (دو حرکت) یا ''ایک الف'' ہے۔

i) شرط مَد:۔ حروف مد کو ''شرطِ مد'' بھی کہتے ہیں۔

ii) ''سَببِ مد''۔ہمزہ (ء)، سکون (...ْ) تشدید (...ّ) شرطِ مد کے بعد آئیں تو 'سببِ مد' کہلاتے ہیں۔

2۔مدِ فرعی:۔اگر حرف مد (شرطِ مد) کے بعد ''سببِ مد'' آئے تو ''مد'' کو اور زیادہ کھینچ کر پڑھا جاتا ہے جسکو 'مد فرعی'' کہتے ہیں۔ اِسکی چار قسمیں ہیں۔ اُنکی مقدار تین سے چھ حرکت کے برابر ہوتی ہے۔

1۔مدِ واجب 2۔مدِ جائز 3۔مد عارضی 4۔مد لازم

2-1۔مد واجب:۔ایک ہی کلمہ میں حروف مد (ا،و،ی) کے بعد سببِ مد (ہمزہ) آئے تو اسکو مدِ واجب یا مدِ مُتَّصل کہتے ہیں۔ مثلاً

جَآءَ	نِشَآءَ	سُوْٓءُ	اُولٰٓئِكَ

2-2۔مدّ جائز:۔ایک کلمہ کے آخر میں حروف مد (ا،و،ی) اور دوسرے کلمہ کے شروع میں ہمزہ (ء) ہو تو اُسکو 'مدِ جائز' کہتے ہیں۔مثلاً قَالُوْٓا اِنَّمَا۔اِسکو مد مُفصل ''بھی کہتے ہیں۔

نوٹ: ۔مد جائز اُسی وقت ہوگا جبکہ شرطِ مد (ا، و، ی) اور سببِ مد (ہمزہ) حالتِ وصل میں ایک ساتھ پڑھے جائیں۔ مثلاً عَلَيْنَا ج اِنَّكَ سے عَلَيْنَآ اِنَّكَ

تنبیہ (Warning):۔اِن کلمات میں الف (حرفِ مد) پڑھا نہیں جاتا۔اِس لئے ''مد'' نہیں ہوگا۔ اَنَا۔مَلَا۟ ئِهٖ۔ مَلَا۟ ئِهِمْ۔ لَا۟ اَنْتُمْ۔ لَا۟ اَوْضَعُوْا۔ لَا۟ اِلَى الْجَحِيْمِ

نوٹ:۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ میں ''مدِ جائز'' ہے۔ ھٰٓاَنْتُمْ اور ھٰٓؤُلَآءِ میں ھا پر ''مد جائز'' ہے۔ امام عاصمؒ کے دونوں شاگرد ''مد واجب'' اور ''مد جائز'' کو توسط سے پڑھتے ہیں یعنی تین سے چار حرکت کے برابر۔

سبق 15

20۔ مد کا بیان (جاری)

3۔مد عارض:۔(Occurring) جب شرطِ مد (ا،و، ی) کے بعد کے حرف پر (وقف کرنے کی وجہ سے) سکون عارض (...ْ...) آئے تو اُسکو "مد عارض" کہتے ہیں۔مثلاً نَسۡتَعِيۡنُ سے نَسۡتَعِيۡنۡ، رَحِيۡمُ سے رَحِيۡمۡ، اَللّٰهُ سے اَللّٰهۡ۔

نوٹ:۔مد عارضی کو تمام قراء، قصر، توسط، طول (تینوں مقدار) سے پڑھتے ہیں۔

لیکن لفظ اللّٰہ پر مدِ عارض کو "مدِ عظمت" بھی کہتے ہیں اِس کو اللہ کی عظمت کے خیال سے طول یا توسط سے پڑھنا بہتر ہے۔یعنی چار یا چھ حرکت کے برابر۔

تنبیہ (Warning):۔ اگر مدِ واجب کے لفظ پر مدِ عارضی ہو تو قصر جائز نہیں کیونکہ وہ مدِ واجب ہے مثلاً شَآءَ سے شَآءۡ (حالت وقف میں)۔

مدِ لازم:۔ اگر شرطِ مد (حروفِ مد) کے بعد سکون لازم (...ْ...) آئے تو اُسکو "مدلازم" کہتے ہیں مثلاً۔ صٓ (صَآدۡ)۔نٓ (نُوۡنۡ)۔مدِ لازم کو تمام قراء "طول" سے پڑھتے ہیں۔

نوٹ:۔"مدلازم" کی دو قسمیں ہیں اور اُن میں سے ہر ایک کی پھر دو قسمیں ہیں۔

	1	2
مدِّ لازم	کَلِمِی مُخَفَّفۡ	کَلِمِی مُثَقَّلۡ
	حَرۡفِی مُخَفَّفۡ	حَرۡفِی مُثَقَّلۡ

1-1 ۔مدلازم کلمی مُخَفَّف (سکون والا):۔ جب شرط مد (ا،و،ی) کے بعد سکون لازم جزم (ـُــ) کی صورت میں ایک کلمہ (لفظ) میں ہوں تو اُسکو "مدِلازم کلمی مُخَفَّف" کہتے ہیں۔مثلاً ءَآلْئٰنَ اِسکو "مدِ غیر مدغمی" بھی کہتے ہیں۔

1-2 ۔مدلازم کَلِمِي مُثَقَّلُ :۔اگر شرطِ مَد کے بعد سکون تشدید (ـّـ) کی صورت میں ایک کلمہ میں ہو تو اِسکو "مدلازم کلمی مثقل" (مد غمی) کہتے ہیں۔مثلاً دَآبَّةٌ

2-1 ۔مدلازم حَرْفِي مُخَفَّف :۔اگر شرطِ مَد کے بعد سکونِ لازم (ـُــ) جزم کی صورت میں ایک ہی حرف میں ہو تو اُسکو "مدلازم حرفی مُخَفَّف" (غیر مدغمی) کہتے ہیں۔مثلاً۔ نٓ=(نُوْنْ)

2-2 ۔مدِ لازم حَرفی مُثَقَّل :۔اگر شرط مد (ا،و،ی) کے بعد سکون لازم "تشدید" کی صورت (ـّـ) میں ایک ہی حرف میں ہو تو اُسکو "مدلازِم حرفی مُثَقَّل" (مدغمی) کہتے ہیں۔ مثلاً الٓمٓ (الف لَآمْ مِيْمْ)

نوٹ:۔اگر حروف لِيْنَ (و۔ی) کے بعد سکون آئے تو اُسکو "مدلین" کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

1۔اگر سکون لازم (ـُــ) آئے تو اُسکو "مَد لین لازِم" کہتے ہیں۔

مثلاً کٓهٰيٰعٓصٓ میں (عَيْنْ)۔ مدِ لازم کی مقدار،طول یا توسط ہے۔

2۔اگر سکونِ عارض آئے تو "مدِ لین عارض" کہتے ہیں۔ مثلاً خَوْفْ۔صَيْفْ اسکی مقدار قصر یا توسط ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تربیتی نصابِ اُصول قراءت

BASIC COURSE ON ARABIC RECITATION

آسان علم تجوید و قراءت قرآن مجید

(SMART RECITATION OF QURAN)

بروایت حضرت سیدنا امام عاصم کوفیؒ و سیدنا حفص کوفیؒ

Part III حصہ سوم

تعلیم قرآن حکیم

علم ہی رازِ حقیقت ہے
علم ہی سیر حکمت ہے
کمی زیادت اور تغیر
ناممکن وہ بلاغت ہے
نغمہ اور الفاظ سلیس
تیز کمالِ فصاحت ہے
پست و بلند نہیں اس میں
ایک ہی اس کی حالت ہے
جس نے دیکھا قرآن کو
وہ تو محو حیرت ہے

حسرتؔ صدیقی

سبق 16

21۔ وقف اور وصل (اول)

(Stop and Continuence)

1: وقف :۔ سانس اور آواز کو توڑنا یا توڑ کر ٹھہرنا ''وقف'' (Stop) کہلاتا ہے۔

2: وصل :۔ ''وقف'' کے برخلاف، ملا کر پڑھنے کو ''وصل'' کہتے ہیں۔

☆ ''وقف'' کرنے کے ابتدائی چار طریقے ہیں (ایسا وقف جو ٹھیرنے کی نیت سے اپنے اختیار سے کیا جائے)۔

1۔ جس کلمہ پر ٹھیرنا (وقف کرنا) ہو، اُسکے آخری حروف پر تنوینِ مفتوحہ (ــًــ) کے سوا اور کوئی ''حرکت'' ہو تو اُسکو ساکن کر کے یعنی سکون عارض (ــْــ) سے ٹھیرنا چاہئے۔ مثلاً اَحَدُ سے اَحَدْ۔ نَسْتَعِيْنُ سے نَسْتَعِيْنْ۔

2۔ اگر حرف پہلے ہی سے ساکن ہو یعنی سکونِ لازم ہو تو اُسی پر وقف کرنا چاہئے مثلاً۔ وَانْحَرْ۔

3۔ جس حرف پر وقف کرنا ہو، اُس پر تنوین مفتوحہ (ــًــ) ہوں تو الف سے بدل کر وقف کرنا چاہئے جیسے اَحَدًا سے اَحَدَا۔ مَآءً سے مَآءَا

4۔ گول 'تا' (ۃ) وقف کی صورت میں 'ھا' (ہ) سے بدل دی جاتی ہے (گول ''تا'' کو ''تاءِ مربوط'' یا ''تائے تانیث'' بھی کہتے ہیں)۔ جیسے جَنَّةٌ سے جَنَّهْ، اَلصَّلٰوةَ سے اَلصَّلٰوهْ۔

نوٹ :۔ جب کسی لفظ پر وقف کریں تو اُس کے آخری حرف پر ''سکون عارض'' لایا جاتا ہے۔ مثلاً يَشَاءُ سے يَشَاءْ، يُؤْمِنُوْنَ سے يُؤْمِنُوْنْ۔ سَمَآءٍ سے سَمَآءْ

- اگر تشدید (ـّـ) والا حرف ہو تو مخرج پر زور دے کر وقف کریں۔

مثلاً فَطَلٌّ سے فَطَلْ۔ مِنَ الْمَسِّ سے مِنَ الْمَسّ

- اگر قلقلہ والا مشدّد حرف ہو تو مخرج پر زور دے کر قَلْقَلَہ بھی کیا جاتا ہے مثلاً وَتَبَّ سے وتَبْ۔ بالْحَقِّ سے بالْحَقّ

- اگر ''تائے تانیث'' (ۃ) پر وقف کریں تو اُسکو ہمیشہ (ہْ) پڑھا جاتا ہے، چاہے اُس پر تنوین مفتوحہ (ـًـ) بھی ہو مثلاً رَحْمَةً سے رَحْمَہْ۔ الصَّلوٰةُ سے الصَّلوٰہْ۔ جَهْرَةً سے جَهْرَہْ وغیرہ

☆ وقف کرنے کے خاص طریقے۔

1) اَشمام:- حرفِ وقف کو ضمہ (ـُـ) کی بُو دینا۔ یا ہونٹوں سے ضمہ (ـُـ) کا اِشارہ کرنا۔ بغیر آواز کے صرف ہونٹوں سے اِشارۂ ضمہ جیسے نَسْتَعِيْنُ۔ مَآءٌ۔ عليمٌ

اَشمام میں قصر، توسط، طول سب جائز ہے۔

2) رُوْم:- حرفِ وقف کی حرکت کسرہ یا ضمہ (ـِـ ـُـ) کو کمزور آواز سے ایک تہائی حرکت ظاہر کرنے کو ''روم'' کہتے ہیں۔ مثلاً يَشَآءُ۔ مِنْ مَّآءٍ۔ نَسْتَعِيْنُ ''رُوم'' صرف ''قصر'' پر ہوتا ہے۔

نوٹ:- 1) تائے تانیث (ۃُ) اور ہائے (ضمیر) اشباعی (ہٖ۔ ہٗ) اور فتحہ (ـَـ) پر اشمام، روم نہیں ہوتا۔

نوٹ: اَشمام صرف ضمہ (ـُـ) پر ہوتا ہے اور روم ضمہ اور کسرہ (ـُـ، ـِـ) پر ہوتا ہے۔

سبق 17

22- وقف اور وصل (دوم)

(Stops Contd.)

تعریف:۔ سانس اور آواز دونوں کو توڑنا یا منقطع کرنا 'وقف' ہے۔ اور ملانا 'وصل' ہے۔

وقف کی چار (4) قسمیں

۱۔ وقف اِختیاری (Exhibiting)	۲۔ وقف اِنتظاری (Anticipating)	۳۔ وقف اِضطراری (Constraining)	۴۔ وقف اِختیاری (Optional)
۱۔ کسی کیفیت کو دکھانے کی غرض سے 'وقف' کیا جائے۔	۲۔ اختلافی وجوہ کو جمع کرنیکی نیت سے 'وقف' کیا جائے	۳۔ جو سانس پھول جانے یا کھانسی آنے سے مجبور 'وقف' کیا جائے	۴۔ ٹھیرنے کی نیت سے اپنے اختیار سے 'وقف' کیا جائے۔

تنبیہ:۔ پہلے تین وقف کی صورتوں میں جس کلمہ پر ٹھیرا جائے اُسی کلمہ یا اُس سے پہلے سے اِبتداء (قراءت) ہوگی۔

چوتھے 'وقفِ اختیاری' کی مزید چار قسمین ہیں۔ جس کو ذیلی ٹیبل میں بیان کیا گیا ہے۔

۴۔وقف اِختیاری (Optional)

۱۔وقف تام (Complete)	۲۔وقفِ کافی (Adequate)	۳۔وقفِ حسن (Suitable)	۴۔وقف قبیح (Not suitable)
۱) جس وقف کے بعد کی آیت سے لفظی و معنوی کوئی تعلق باقی نہ رہے مثلاً هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ اِنَّ الَّذِيْنَ۔(البقرہ)	۲۔ایسا وقف جس کے بعد کی آیت سے لفظی تعلق نہ ہو لیکن معنوی تعلق ہو۔ مثلاً لَا يُؤْمِنُوْنَ ٥ خَتَمَ اللّٰهُ (البقرہ)	۳۔ایسا وقف جہاں مطلب پورا ہو اور لفظی اور معنوی تعلق بھی ہو۔ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر اور رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پر	۴۔ایسا وقف جہاں ٹھیرنے سے کوئی مطلب سمجھ میں نہ آئے مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ میں اَلْحَمْدُ پر

تنبیہ:۔معنوی اعتبار سے بالکل نا مناسب جگہ وقف کرنا 'وقف' قبیح یعنی بہت بُرا وقف ہوگا۔مثلاً لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ پر بغیر وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى کے وقف کرنا۔

نوٹ:۔قواعد تجوید بالخصوص ''وقف، وصل'' کا بیان سمجھنے کے لیۓ عربی زبان کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

سبق 18-

23- الِادغام کا بیان (دوم)

ا۔ اِدغام صغیر ۲۔ اِدغام کبیر

ا۔ اِدغام صغیر:۔ وہ اِدغام ہے جس کے دونوں حروف میں پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ اُس کی تین قسمیں ہیں۔

۱) مُتَمَاثِلِیْن ۲) مُتَجَانِسِیْن ۳) مُتقَارِبین

1-ا-ا: اِدغام متماثلین:۔ وہ اِدغام ہے جس میں دو ہم مثل حروف جو مخرج اور صفت میں ایک ہی ہوں یعنی ایک ہی حرف مکرّر واقع ہو مثلاً۔

ا۔ (ت،ت) ۲۔(د۔د) ۳۔(ھ،ھ)

ا۔ ربِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ۔ ۲۔ قَدْدَّخَلُوْ۔ ۳۔يُوَوَّجِّهْهُ

مگر حرف مدہ کا اِدغام نہیں ہوگا مثلاً۔ فِیْ یَوْمٍ قَالُوْ وَهُمْ۔

تنبیہ Warning:۔ سورۃ الحاقۃ میں مَالِیَهْ سکتہ هَلَكَ میں بوجہ سکتہ اِدغام نہیں ہوگا۔

ا۔۲: اِدغام متجانسین:۔ وہ اِدغام ہے جس میں ایسے دو حروف جن کا مخرج ایک ہو لیکن صفت الگ ہو۔ مثلاً ا۔(ت،ط) ۲۔(ذ،ظ) ۳۔(د،ت)

۱) قَالَتْ طَّآئِفَةٌ ۲) إِذْ ظَّلَمُوْ ۳) كِدْتَّ

تنبیہ:۔ اگر پہلا حرف مطبقہ جسکی صفت اِطباق (موٹا پن) ظاہر کیا جائیگا اِسکو

''اِدغامِ ناقص'' کہتے ہیں مثلاً۔ بَسَطتَّ۔ أَحَطتُّ

نوٹ: حروفِ حلقی، متجانسین میں اِدغام نہیں ہوگا مثلاً۔ فَاصْفَحْ عَنْهُ اور میم کا واؤ میں بھی اِدغام نہ ہوگا جیسے عَلَيْهِمْ وَلَا۔

ا۔۳: اِدغام متقاربین:۔ وہ اِدغام ہے جس میں ایسے دو حروف میں اِدغام کیا جاتا ہے جن کے مخرج وصفات آپس میں قریب ہوں۔ مثلاً (ل، ر) قُلْ رَبِّ۔

نوٹ:۔حروف حلقی متقاربین میں بھی اِدغام نہ ہوگا مثلاً وَاسْمَعْ۔ غَيْرَ فَسَبِّحْهُ

2-اِدغام کبیر:۔ وہ اِدغام ہے جس کے دونوں حروف مُتحرک ہوں یہ اِدغام شعبہؒ و حفصؒ کی روایت میں صرف ایک جگہ ''سورۂ یوسف'' میں لَا تَأْمَنَّا میں ہے جس میں 'اشمام' و'روم' کے دو وجہ ہیں اصل میں تَأْمَنُنَا تھا۔

سبق 19

ھاے ضمیر کا بیان

(PRONOUN)

عربی زبان میں واحد مذکر غائب (3rd Person male singular number) کی طرف اشارہ کرنے کیلئے ''ہ'' (یعنی اُسکا) استعمال کیا جاتا ہے جسکو ''ہائے ضمیر'' کہتے ہیں۔ ''ہائے ضمیر'' کے قاعدے یہ ہیں۔

1۔ جب ''ہائے ضمیر'' سے پہلے اور بعد، حرفِ متحرک ہو تو ہائے ضمیر کا ''صلہ'' کیا جاتا ہے یعنی تلفظی زیادتی کی جاتی ہے۔ اگر پہلے حرف پر فتحہ یا ضمہ ہو تو ''صلہ'' واوٗ سے کیا جاتا ہے مثلاً لَهُ مُلْك سے لَہٗ مُلْك ۔ مَالُهُ وَمَا سے مَالُهٗ وَمَا

اگر پہلے کسرہ ہو تو صلہ ''یاء'' سے کیا جاتا ہے مثلاً بِهِ إِلَّا سے بِهٖ إِلَّا

''صلہ'' کو ایک الف یا دو حرکت کے برابر کھینچ کر پڑھتے ہیں۔

مُستَثنِیات (Exemptions):۔ یَرۡضَهُ لَكُمۡ (سورۃ زمر ۷) میں ''صلہ'' نہیں ہے۔

نوٹ:۔ اِن کلمات میں ھاء کلمہ کا جز ہے، اس لئے اُن میں 'صلہ' نہیں ہے۔

مَا نَفۡقَهُ لَمۡ تَنۡتَهِ۔ لَمۡ یَنۡتَهِ فَوَاكِهَ۔

2۔ ہائے ضمیر سے پہلے یا بعد کا حرف ساکن (ۡ......) ہو تو 'صلہ' نہیں ہوگا۔ مثلا فِیۡهِ۔ لَهُ الۡمُلۡكُ

مستثنیٰ: سیدنا حفصؒ کی روایت سے صرف ایک جگہ فِیۡهٖ مُهَانًا (سورۃ فرقان 19) میں 'صلہ' ہے یعنی اسکو 'قبلہ' ساتھ فیه مهانا پڑھا جائے گا۔

3۔ہائے ضمیر سے پہلے یـــاء ساکن ہوتو ہائے ضمیر صرف کسرہ (.....ِ) سے پڑھی جاتی ہے مثلاً ۔عَلَيْهِ ، يَهْدِ يْهِ۔

مُستثنیٰ :۔سیدنا حفصؒ کی روایت سے صرف دو جگہ وَمَا أَنسَىٰنِيهُ (کہف 23) میں اور عَلَيْهُ۔ اللّٰهَ (فتح ۔11) میں ہائے ضمیر کو ضمہ (...ُ.) سے پڑھا جاتا ہے۔

نوٹ :۔وقف کرنے کی صورت میں ہائے ضمیر ساکن پڑھی جاتی ہے مثلاً لَـهُ سے لَهْ۔بِهِ سے بِهْ۔ عَلَيْهِ سے عَلَيْهْ۔

سبق 20

25۔ الفاظ مخصوصہ کے بیان

(EXCLUSIVE WORDS)

سکنات	سیدنا حفصؒ کی روایت سے قرآن مجید میں چار سکنات (سکتہ) مروی ہیں جن میں سکتہ کرنا واجب ہے۔ 1۔ عِوَجَاہْ سکتہ قَیِماً (کہف پ۔۱۵) 2۔مَرْقَدِ نَا سکتہ ھٰذَا (یٰسٓ۔۲۳) 3۔ مَنْ رَاقٍ سکتہ (قیامت۔۱۶) 4۔ بَلْ رَانَ سکتہ (مطففین۔30)
اِختلافات	یَبْصُطُ (بقرہ) اور بَصْطَۃً (اعراف) میں 'صا' دلکھا گیا ہے لیکن 'سین' پڑھنا چاہیے۔ اَلْمُصَیْطِرُوْنَ (طور) میں 'صاد' اور 'سین' ہر دو جائز ہے۔
اَثبات	الٰکِنَّا ھُوَاللّٰہُ السَّبِیْلَا o (سورہ کہف) الظُّنُوْ نَا الرَّسُوْلَا o (سورہ احزاب) اور اَنَاَ ہر جگہ میں 'الف' حالت وقف میں 'ثابت' اور وصل میں 'حذف' ہوں گے۔ (اول) سَلٰسِلَاۡ (سورہ دہر) اس میں وقف کی صورت میں الف کا 'اثبات وحذف' دونوں جائز ہے۔ (دوم) قَوَارِ یْرَا (سورۃ دہر) کا الف وقفاً و وصلاً دونوں صورتوں میں 'حذف' ہوگا۔

حذف	اِن پانچ الفاظ کے ''لامِ تاکید'' کے بعد کے 'الف' بحالت وقف 'ثابت' اور بحالت وصل 'حذف' ہونگے۔ 1۔ لَا اِلَی اللّٰهِ (سورۃ آل عمران) 2۔ لَا اوۡضَعُوۡا (سورہ توبہ) 3۔ لَا اَذۡبَحَنَّهٗ (سورہ نحل) 4۔ لَا اِلَی الۡجَحِيۡم (سورہ صافات) 5۔ لَا اَنۡتُمۡ اَشَدُّ (سورہ حشر)
امالہ	سیدنا حفصؒ کی روایت سے صرف ایک مقام پر 'امالہ' مروی ہے (کیا جاتا ہے)۔ مُجۡرَ بِهَا کو مُجۡرِے بِهَا (سورہ ھود) راء کے فتحہ کو زیر (کسرہ) کی طرف مائل کر کے تلفظ کریں گے جیسے ستارے کی راء کا تلفظ کرتے ہیں۔ راء کے اِسطرح پڑھنے کو 'امالہ' کہتے ہیں۔

سبق 21

26۔ قواعد ضروریہ (ESSENTIAL POINTS)

1۔حروف کو اور حرکات کو گھٹانا یا بڑھانا اور اُسی طرح ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل کر پڑھنا سخت غلطی ہے۔اسکو "لحن جلی" (Open) کہتے ہیں۔اس کے ارتکاب (غلطی) سے قاری گنہگار ہوتا ہے اور نماز باطل (غلط) ہو جاتی ہے۔

2۔حروف کے صفات عارضہ یعنی غُنَّہ، اِظْہَارَ اِخفاء اِدْغَامْ باریک و پُر، قصر و مد میں غلطی کرنا "لحن خفی" (Hidden) ہے۔اس سے بھی قرآن مجید کی زینت جاتی رہتی اور نماز میں 'کراہت' واقع ہوتی ہے۔

3۔جہاں دو حروف متشابہ (Alike) یا متبائن (unlike) جمع (مِلے جُلے) ہوں تو ہر حرف کو واضح طور پر ادا کرنا چاہیئے ورنہ ایک دوسرے کے اثر سے صفات غلط ہو کر حرف بگڑ جائیں گے۔مثلاً بَعْضَ الظَّالِمِ میں "ضاد" کو "ظا" نہ پڑھ جائیں یا "ظا" کو "ضاد" نہ بنائیں۔اسی طرح بَطَلَ میں "ب" کو "طا" کی مجاورت (Togetherness) کے سبب پُر نہ پڑھنے دیں۔

4۔(i) ہمزۂ وصلی سے اِستبدادِ ذاتی (Despot) یعنی اظہارِ قوت کی جائے تو "ہمزۂ لام" تعریف والے اسم پر فتحہ (زبر) ہوگا جسے اَللّٰہُ۔اَلْغَفُوْرُ............

(ii) ہمزہ لکھا ہو، نہ بھی ہو تو لفظاً لایا جائے گا جسے لئِکَۃِ سے اَلْئِکَۃِ

(iii) "بغیر لام" تعریف والے اسماء ہوں تو مکسورہ (ـِــــ) والے ہوں گے۔

جیسے اِبْنَ۔اِمْرَاءٌ۔اِسْمُ......

(وقف اسم کے تابع ہوتا ہے جیسا لکھا ہوا ہو، اُسی طرح وقف کیا جائے گا۔)

5۔سورۃ روم میں آیت اَلَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّۃً ضُعْفًا میں لفظ ضَعْف تین جگہ آیا ہے۔سیدنا حفص ؒ اِن تینوں ''ضاد'' کو ضمہ وفتحہ دونوں طرح پڑھتے ہیں۔

6۔نون ساکن (نْ) بصورت تنوین اِن تین لفظوں میں آیا ہے۔

(i) وَلَیَکُوْنًا　(ii) لَنَسْفَعًا　(iii) مَا اِذًا

مگر اسم کے لحاظ سے اُن کا وقف الف پر ہوگا۔

7۔تین جگہ اَیُّہَا بغیر الف کے لکھا گیا ہے اسلئے ھا پر وقف کیا جائیگا نہ کہ الف پر۔

(i) اَیُّہَا الْمُؤْمِنُوْنَ　(ii) اَیُّہَ السّٰحِرُ　(iii) اَیُّہَ الثَّقَلٰنِ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تربیتی نصابِ اُصول قراءت

BASIC COURSE ON ARABIC RECITATION

آسان علم تجوید و قراءت قرآن مجید

(SMART RECITATION OF QURAN)

بروایت حضرت سیدنا امام عاصم کوفیؒ و سیدنا حفص کوفیؒ

Part IV حصہ چہارم

تعلیم قرآنِ حکیم

اسلوب قرآن ہے اور
اور حدیث کی حالت ہے
شانِ خدائی ظاہر ہے
لہجہ میں کی سطوت ہے
سب سے بڑھکر ہے تعلیم
جو مقصودِ رسالتﷺ ہے
قرآن نے سب دینوں میں
کچھ نہیں چھوڑی وقعت ہے
کرتے دھرم کی ہیں اصلاح
جس میں قرآنیت ہے
سارے جہاں کو کردیا زیر
کیا قوت کیا عظمت ہے

حسرت صدیقی

سبق 22

27۔ مختصر حالات زندگی
(Brief Biography of Imams)

حضرت امام عاصمؒ کوفی:۔ حضرت سیدنا امام عاصم بن عبداللہ علیہ الرحمہ کوفی و تابعی ہیں اور امام قراءتِ سبعہ ہیں۔ آپؒ پچاس سال تک تجوید اور قراءت قرآن مجید کی تعلیم دیتے رہے۔ علم قراءتِ قرآن مجید کیلیۓ لوگ آپؒ کے پاس بڑی تعداد میں جمع ہوتے تھے۔ آپؒ بڑے فصیح (Eloquent)، متقی (Pious)، فاضل (Scholar) اور قراءت وتجوید کے جامع (Expert) تھے اور بہترین ادائی اور آواز سے قرآن مجید تلاوت فرماتے تھے۔ حضرت ابواِسحاقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عاصمؒ سے بہتر قاری نہیں دیکھا۔ حضرت عاصمؒ سے زیادہ کوئی قرآن مجید کا عالم نہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں حضرت عاصمؒ کوفی صاحبِ قراءت اور حضرت حمادؒ صاحبِ فقہ تھے۔

حضرت عاصمؒ کوفی سبعہ قراءت کے پانچویں اِمام ہیں۔ آپؒ کے بے شمار شاگردوں میں حضرت امام اعظمؒ بھی شامل ہیں۔ آپؒ نے ۱۲۷ھ میں کوفہ کے مقام میں وفات پائی۔ رمز (Symbol) ''ن'' ہے۔ آپؒ کے دو شاگرد جن کو کمالِ تجوید کی بناء پر عشرہ قراءت میں شامل کرلیا گیا۔ اُنکے نام یہ ہیں.

1۔ سیدنا حفصؒ　　　　2۔ سیدنا شعبہؒ

ا۔ حضرت حفصؒ:۔ حضرت سیدنا حفصؒ بن سلیمان بمقام کوفہ ۹۰ھ میں پیدا

ہوئے۔ آپؒ حضرت امام عاصمؒ کوفی کے شاگرد دوّم اور فرزندِ ربیب (چوتھے صاجزادہ) ہیں۔ آپؒ قراءتِ قرآن مجید کے بہت بڑے عالم گذرے ہیں۔ آپؒ حضرت امام اعظمؒ کے ہمدرس وہمصر (Co-student&contemplary) تھے۔ آپؒ کپڑوں کی تجارت کیا کرتے تھے جس میں آپؒ امام اعظمؒ کی تجارت میں بھی شریک رہے۔ آپؒ نے حضرت امام عاصمؒ کے بعد بڑی محنت سے قراءتِ امام عاصمؒ کی اِشاعت (Published) کی۔

چونکہ آپؒ کی روایت، تمام سبعہ وعشرہ میں سب سے آسان ہے۔ اسلئے آپؒ ہی کی روایت سے تمام دنیا میں قرآن مجید لکھے اور پڑھے جاتے ہیں۔ آپؒ نے مقام کوفہ ہی میں (90) سال کی عمر شریف میں 180ھ میں وفات پائی۔ رمز (ع) ہے۔

2۔ حضرت شعبہؒ:۔ حضرت سیدنا شعبہؒ بن عیاش کوفی 95ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ حضرت امام عاصمؒ کوفی کے شاگرد اوّل ہیں۔ آپؒ کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے۔ ستر برس تک عبادت میں مصروف رہے۔ آپؒ امام عاصمؒ سے پانچ پانچ آیت پڑھکر (23) سال میں قرآن مجید ختم کیا۔ آپؒ نے کوفہ بمقام" کاوہ" 21/ جمادی الثانی 193ھ وفات پائی۔ رمز (ص) ہے۔ آپؒ نے اپنی زندگی میں (18) ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا۔

سبق 23

28۔ نُزول قرآن مجید

(Revelation of Quran)

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کا ہی کلام پاک ہے۔ قرآن مجید شب قدر میں ماہِ رمضان میں دفعتاً نازل ہوا۔ حسب ضرورت پھر تدریجاً (رفتہ رفتہ) (23) سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا حضور پُرنُور خاتم الانبیاء حضرت مُحمد رسول اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

سب سے پہلی وحی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (40) برس کی عمر شریف میں، سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات ہیں اور آخری وحی، اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا سورۃ المائدہ آیت (3) ہے جو ماہِ صفر ۱۱ھ کو ہوئی اور پھر وحی بند ہونے کے (8) دن تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم حیات رہے۔

سوال: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی (Revelation) کس کس طرح سے آیا کرتی ہے؟

جواب:۔ آپ ﷺ پر وحی دو طرح سے آتی تھی۔

1۔ وحیِ جلی (Salient-Revelation) کہلاتی ہے جس میں مفہوم (Meanings) اور الفاظ (Words) دونوں بھی خدائے تعالیٰ کے ہوتے ہیں، اِسکو قرآنِ مجید کہتے ہیں۔

2۔ وحیِ خفی (Concealed Revelation) کہلاتی ہے جس میں معنیٰ کا اَلقا (Revelation) ہوتا اور الفاظ کا اَلقا نہ ہوتا اِس کو حدیث کہتے ہیں۔

سبق 24

29۔ نزولِ قرآن (Contd.)

رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر خود قرآن مجید کا اَلقاء (وحی) بلا واسطہ (Directly) اور کبھی جبرئیل علیہ اسلام کے توسُّط (ذریعہ) سے ہوتا تھا۔

بلا واسطہ (Directly) وحی میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں سُنیناں، چھوٹتیں (Sensation) جیسی بے ہوشی ہوتی تھی۔ جبرئیل علیہ السلام مِثالی شکل لے کر آتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تکلیف نہ ہوتی۔ تاہم وحی سے ایک ہلکی سی مدہوشی ضرور رہتی۔

پہلی دفعہ جبرائیلؑ امین (فرشتہ) آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین دفعہ سینے سے لگایا اور زور سے بُھینچا (pressed)۔ یہ مکہ معظّمہ میں غارِ حرا کا واقعہ ہے۔ ہر دفعہ جبرئیل علیہ السلام کہتے تھے۔ پڑھو (اِقْرَاء) اور حضرتؐ فرماتے کہ مجھے پڑھنا نہیں آتا۔ اِسطرح جبرائیل اَمین کا حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بار بار سینہ سے لگانا اَلقاءَ (نزولِ وحی) کی ایک صُورت ہے۔ اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی جسمانیت کا لحاظ کرتے اِس قابل ہو گئے کہ وحی الٰہی کے بار (Liability) کو اُٹھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ "اگر قرآن کو پہاڑ پر اُتارا جاتا تو وہ پارہ پارہ (Pieces) ہو جاتا۔ قرآن شریف اُترنا شروع ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

سردی (ٹھنڈ) محسوس ہوئی، رُوح عالم بالا کی طرف متوجہ ہوگئی، تن کو سنبھالنا دُشوار ہوگیا۔ (یہ سب کچھ بارِ وحی کی وجہ سے تھا) آپؐ نے اُم المؤمنین خدیجۃ الکبریٰؓ سے فرمایا "مجھے کمبل اُڑھادو" اور وحی کی سخت کیفیت محسوس کی تو فرمایا "مجھے جان کا خوف ہورہا ہے" یعنی اس سخت کیفیت کو کیسے برداشت کروں۔ اُم المؤمنینؓ نے عرض کیا! اور دلاسہ دیا خدا آپ ﷺ کو رُسوا (Disgrace) نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ ﷺ کے سب کام خدا کے واسطے ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ کی ذاتی غرض کچھ نہیں ہوتی۔ دوسروں کی مدد کرتے ہیں، دوسروں سے مدد نہیں چاہتے۔"

پہلے "سورۃ اقراء" کی پہلی پانچ آیتیں اُتریں۔ اُس کے بعد چند دن وحی کا آنا ملتوی (Postponed) رہا تا کہ جسمِ مبارک پر زیادہ بار (وزن) نہ پڑے۔ پھر نماز کیلئے "سورۃ فاتحہ" کا نُزول ہوا۔ پھر چند دن ملتوی رہی۔ پھر "سورۃ انفال" بڑی صورت نازل ہوئی اور یہ سلسلہ حسبِ ضرورت چلتا رہا۔ حتیٰ کہ 23 سال میں پورے قرآن کی تکمیل ہوئی اور محفوظ کردیا گیا۔

سبق 25

30۔ قرآن مجید کے متعلق مَعلومات (Continued)

بہر حال یہ سینۂ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اِس میں بڑی گنجائش ہے۔ پہاڑ سے زیادہ برداشت کی قوت ہے جیسے جیسے قرآن کریم نازل ہوتا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو بتادیا کرتے کہ آیات کی ترتیب اور صورتوں کی ترتیب کیا ہو اور یہ ترتیب خود اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی ہے جس طرح قرآن مجید لوح محفوظ میں موجود ہے، اُسی ترتیب کے ساتھ جوں کا توں ہم تک (قرآن مجید) بحفاظت پہنچا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک محفوظ رہے گا کیوں کہ اِس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے خود اپنے اُوپر لازم کرلی ہے۔ اِرشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (سورۃ الحجر آیت ۹)

ترجمہ: بے شک قرآن کو ہم ہی نے اُتارا اور ہم ہی اِسکی حفاظت کرتے ہیں یعنی محافظ ہیں۔

کلام اللہ (قرآن مجید) کو سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے سنا، اُن سے تابعین نے سنا پھر ہزاروں حُفّاظ کرام (Quran conners) کے ذریعہ قرآن مجید اور اُسکی قرأت کے طریقہ محفوظ چلے آرہے ہیں۔ لہٰذا قرآن کریم کی قرأت کو ائمہ قرأت کی روایت کے مطابق سیکھیں اور سکھائیں۔

قرآن مجید کے جملہ (30) تیس پارے (Parts) ہیں۔ (114) سورتیں

(Chapters) ہیں۔جن میں مکی سورتیں (86) اور مدنی سورتیں (28) ہیں۔رکوعات (Sections) کی تعداد (540) اور آیات (Verses) 7692 ہیں۔اور کلمات (words) 86430 اور حروف (letters) 3202670 ہیں، سجدہ تلاوت (14) اور سکنات (سکتہ) (4) جگہ واقع ہیں۔اور ''اَمالہ'' بروایت سیدنا حفصؒ صرف ایک جگہ مَجرِ ھَا (مَجرٖےھَا) (سورۃ ھود) میں ہے حضرت شعبہؒ کی روایت میں بہت جگہ اَمالہ مروی (Narated) ہے۔ جملہ منازلِ قرآن مجید (7) سات ہیں۔اور کاتبانِ وحی کی تعداد (4) خلفاً راشدین ہیں۔مگر مشہور کاتبان میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ، سیدنا عمر فاروقؓ، سیدنا عثمان غنیؓ، سیدنا علی مرتضیٰؓ، عامر بن فہیرہؓ، اَبی ابن کعبؓ، زید بن ثابتؓ، مُعاویہ بن ابی سفیانؓ، مغیرہ بن شعبہؓ، خالد بن ولیدؓ اور عبداللہ ابن مسعودؓ ہیں۔

قرآن مجید اولاً بعہد صدیق اکبرؓ ۱۲ھ بہ تحریک (On moving a motion) حضرت عمرؓ جمع کیا گیا اور عہد عثمانؓ میں ترتیب وار کتابی شکل میں قرآن شریف کے سات نسخے (Books) تیار ہوئے اور اُنکو بڑے بڑے شہروں کی مساجد میں یعنی مکہ، مصر، کوفہ، یمن شام اور بحرین میں رکھوایا گیا۔جو آج بھی موجودہ ہیں۔اور حجاج بن یوسف 75ھ کے عہد میں، روایت کے موافق ''اِعراب'' لگائے گئے گو کہ ''اِعراب'' کی ابتداء حضرت علیؓ کے عہد میں ہوئی، اسطرح قرآن کو ''سات منازل'' اور (30) پاروں میں تقسیم بھی صحابہ کرام کے دور میں ہی ہوئی۔

سبق 26

31۔ تلاوت وختم قرآن مجید

(Closing of Recitation of Quran)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا ''فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مہینہ میں ایک قرآن ختم کرو''، اُنہوں نے عرض کیا کہ ''مجھ میں زیادہ پڑھنے کی قوّت ہے''، فرمایا کہ ''سات (7) دن میں ختم کرو''۔ دیگر روایات میں چالیس (40) دن، (15) دن، (30) دن میں ختم کرنے کا ذِکر ہے، اور ایک روایت کے مطابق جو تین (3) دن سے کم میں قرآن ختم کرے گا وہ مقاصدِ قرآنی سے بے خبر رہے گا۔ سیدنا عثمان غنیؓ ہفتہ میں ایک قرآن ختم فرماتے، شب جمعہ سے شروع کرتے اور شب پنجشنبہ (جمعرات) کو ختم کرتے۔ اس لئے قرآن کے سات (7) حصہ یا منازل کے نام موسوم کئے گئے۔

منزل اول	سورة الفاتحه تا انسآء
منزل دوم	سورة المائده تا التوبه
منزل سوم	سورة يونس تا النَّحل
منزل چہارم	سورة بنی اسرآئيل تا الفُرقان
منزل پنجم	سورة الشُّعَرَاء تا يٰسٓ
منزل ششم	سورة الصّٰفّٰت تا الحُجُراتُ
منزل ہفتم	سورة قٓ تا النَّاسُ

سجدہ تلاوت: آیت سجدہ کی تلاوت یا سماعت (سننے) سے ایک سجدہ کرنا ''واجب'' ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ سجدہ کی نیت سے کھڑا ہو کر ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور سجدہ کی تسبیح پڑھے پھر ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا کھڑا ہو۔ سجدہ تلاوت (14) جگہ ہے۔

(1) سورۃ اعراف (2) سورۃ رعد (3) سورۃ نحل

(4) سورۃ بنی اسرائیل (5) سورۃ مریم (6) سورۃ حج

(7) سورۃ الفرقان (8) سورۃ النمل (9) سورۃ سجدہ

(10) سورۃ ص (11) سورۃ حم السجدہ (12) سورۃ النجم

(13) سورۃ الشقت (14) سورۃ العلق

سجدہ تلاوت قرآن پڑھنے اور سنے والوں، دونوں کو ادا کرنا واجب ہے۔

ختم قرآن:۔ ختم قرآن کیلئے سورۃ والضحی سے سورۃ الناس تک تلاوت کریں اور ہر سورۃ کے آخر میں 'اللہ اکبر' کہنا چاہیے۔ ختم کے بعد پھر سورۃ فاتحہ پڑھ کر سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات ''مُفْلِحُوْنَ'' تک پڑھیں دورۂ قرآن جاری رکھنے کی نیت کریں۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اہلِ بیت، ازواجِ مطہرات اور تمام بزرگوں، خصوصاً مرحوم والدین، اساتذہ اور تمام مسلمین، ومسلمات زندہ اور جو وفات پائے ہوں، کو اُس کا (تلاوت قرآن کا) ایصال ثواب پہنچنے کیلئے دعائے خیر کرے اِن شَا اللہ دعا مُستجاب ہوگی۔

سبق 27

32۔ رُمُوزِاَوقَافِ قُراٰن مَجِید

(SYMBOLS OF STOPS)

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھیر جاتے ہیں، کہیں نہیں ٹھیر تے، کہیں کم ٹھیر تے، کہیں زیادہ اور اِس ٹھیرنے اور نہ ٹھیرنے کو بات (بیان) کے صحیح بیان کرنے اور اُس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔اُسی لئے اہلِ علم اِس کے ٹھرنے نہ ٹھرنے کی علامتیں مقرر کردی، جن کو رُموزِ اوقاف قرآن مجید کہتے ہیں۔ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اِن رُموز (علامتوں) کو ملحوظ (Remember) رکھیں اور وہ یہ ہیں:۔

علامات(Symblols) **تشریح** (Explanation)

O جہاں بات پُوری ہو جاتی ہے وہاں چھوٹا سا دائرٗ [o] لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ۃ ہے جو بہ صورت ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقفِ تامٗ (Complete Stop) کی علامت ہے یعنی اِس پر ٹھرنا چاہیئے۔اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے۔اِس کو ’ آیت‘ کہتے ہیں۔

علامات	تشریح
م	یہ علامت ''وقفِ لازم'' (Compulsory Stop) کی ہے۔اِس پر ضرور ٹھہرنا چاہئے۔اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال (ممکن) ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔اُس کی مثال اُردو میں یوں سمجھنی چاہئے کہ اگر کسی کو یہ کہنا ہو کہ ''اُٹھو، مت بیٹھو'' جس میں 'اُٹھنے' کا اَمر (حکم) اور 'بیٹھنے' کی نہی (ممانعت) ہے۔تو اٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے، اگر ٹھہرا نہ جائے تو ''اُٹھو مت بیٹھو'' ہو جائیگا۔جس میں 'اُٹھنے' کی نہی اور 'بیٹھنے' کے امر کا احتمال (ممکن) ہے۔اور یہ قائل (کہنے والا) کے مطلب کے خلاف ہو جائیگا۔
ط	'وقفِ مُطلق' (Absolute Stop) کی علامت ہے۔اِسپر ٹھہرنا چاہئے۔مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مَطلب تمام نہیں ہوتا۔اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔
ج	'وقفِ جائز' (Proper Stop) کی علامت ہے۔یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھرنا بھی جائز ہے۔
ز	'وقفِ مجوز' (Proposed Stop) کی ہے۔یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	'وقفِ مرخص' (Permititted Stop) کی ہے۔یہاں ملا کر (وصل سے) پڑھنا چاہئے لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت (Allowed) ہے۔معلوم رہے کہ صؔ پر ملا کر پڑھنا زؔ کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا (Pereferable) ہے۔

علامات	تشریح
صلے	'اَلْوَصْلُ اَوْلٰی' (Better to Continue) کا اختصار (Short Form) ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے:۔
ق	'قِیْلَ عَلَیْہِ الْوَقْفُ' (Non-Stop) کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹہرنا نہیں چاہئے۔
صل	'قَدْ یُوْصَلُ' (Better to stop) کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹہرا بھی جاتا ہے۔ کبھی نہیں، لیکن ٹھرنا بہتر۔
قف	یہ لفظ قِف (Stop) ہے جس کے معنیٰ ہیں ٹہر جاؤ۔ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر (وصل سے) پڑھنے کا احتمال (ممکن) ہو۔
س یا سکتہ	'سکتہ' (Pause) کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹہر جانا چاہئے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
∴ ∴ معہ	یہ دو وقف قریب قریب آتے ہیں۔ ان کو معانقہ (Embrace) کہتے ہیں۔ کبھی 'مع' بھی لکھ دیتے ہیں۔ اُن میں سے ایک پر ٹھہرنا چاہئے دوسرے پر نہیں۔
لا	'لا' کے معنے نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اُوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہر گز نہیں ٹھرنا چاہئے۔ آیت کے اُوپر ہو تو اختلاف ہے بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہئے بعض کے نزدیک نہ ٹھرنا چاہئے۔ لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھرا جائے اِس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

قراءت سیدنا امام عاصم کوفی علیہ رحمہ

اصولِ قراءت

ایسے اختلافاتِ قراءت جسکو سیدنا شعبہ اور سیدنا حفص رحمہم اللہ دونوں ہر جگہ (قرآن میں) ایک ہی طرقہ سے پڑھتے ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں۔

سلسلہ نمبر	روایت حفصؒ	روایت شعبہؒ	سلسلہ نمبر	روایت حفصؒ	روایت شعبہؒ
1	اَتَّخَذْتُمْ	اَتَّخَذتُّمْ		صرف ایک جگہ سورۃ مائدہ آیت ۱۶ میں دونوں ائمہ کسرہ سے ہی رِضْوَانَہٗ پڑھتے ہیں۔	
2	اَتَّخَذْتُ	اَتَّخَذتُّ			
3	اَتَّخَذْتَ	اَتَّخَذتَّ	18	مِتُّ	مُتُّ
4	اَخَذْتُ	اَخَذتُّ	19	مِتَّ	مُتَّ
5	اَخَذْتُمْ	اَخَذتُّمْ	20	مِتُّمْ	مُتُّمْ
6	بُيُوْتُ	بِيُوْتُ	21	مِتْنَا	مُتْنَا
7	البُيُوْتُ	البِيُوْتُ	22	قَرْحٌ	قُرْحٌ
8	عُيُوْنٌ	عِيُوْنٌ	23	الْقَرْحُ	الْقُرْحُ
9	العُيُوْنُ	العِيُوْنُ	24	قِسْطَاس	قُسْطَاس
10	غُيُوْبِ	غِيُوْبِ	25	القِسْطَاس	القُسْطَاس
11	الغُيُوْبِ	الغِيُوْبِ	26	سَدًّا	سُدًّا
12	لِلسَّلْمِ	لِلسِّلْمِ	27	السَّدَّيْن	السُّدَّيْن
13	اِلَى السَّلْمِ	اِلَى السِّلْمِ	28	جُزْءٌ	جُزُءٌ
14	خُفْيَةً	خِفْيَةً	29	جُزْءًا	جُزُءًا
15	يٰبُنَيَّ	يٰبُنَيِّ	30	نُكْرًا	نُكُرًا
16	رِضْوَانٌ	رُضْوَانٌ	31	بَيْتِيَ	بَيْتِيْ
17	رِضْوَانًا	رُضْوَانًا	32	مَعِيَ	مَعِيْ

33	وَجْهِىَ	وَجْهِى
34	اَجْرِىَ اِلَّا	اَجْرِىْٓ اِلَّا
35	تَذَكَّرُوْن	تَذَكَّرُوْن
36	تَلْقَفُ	تَلَقَّفُ
37	تَلْقَفُ	تَلَقَّفُ
38	يُغْشِى	يُغَشِّى
39	الٓرٰ	الٓرِ
40	الٓمّٓرٰ	الٓمّٓرِ
41	طٰسٓمّٓ	طِسٓمّٓ
42	طٰسٓ	طِسٓ
43	اَدْرٰلكَ	أَدْرِلكَ
44	اَدْرٰلكُم	اَدْرِلكُم
45	رَاٰ	رِاٰ
46	رَاٰهُ	رِاٰهُ
47	فَرَاٰهُ	فَرِاٰهُ

اگر موصول ہوتو صرف راء کا امالہ ہوگا جیسے

48	رَاَالشَّمْسُ	رِاَالشَّمْسُ
49	هُزُوًا	هُزُءًا
50	رَءُوْفٌ	رَءُفٌ
51	لَرَءُوْفٌ	لَرَءُفٌ
52	زَكَرِيَّا	زَكَرِيَّآءُ

لیکن مفعول ہونے کی وجہ شعبہ فتحہ سے پڑھتے ہیں وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّآءَ سورۃ ال عمران 37، عبدہٗ زکریآ ءَ سورہ مریم 2

53	خُطُوٰتِ	خُطْوٰتِ
54	قُلَ رَبِّ	قُلْ رَبِّ
55	نُوْحِىٓ	يُوْحٰى
56	لُؤْ لُؤٌ	لُوْ لُؤٌ
57	مَيِّتٍ	مَيْتٍ
58	الْمَيِّتِ تَ	الْمَيْتِ تَ

لیکن ایک جگہ سورہ زمر 30 میں شعبہ " حفصؒ " کی طرح

مَيِّتٌ پڑھتے ہیں

59	اِنَّ ثَمُوْدَاْ	اِنَّ ثَمُوْدًا
60	وَ ثَمُوْدَاْ	وَ ثَمُوْدًا
61	اُفِّ	اُفٍّ
62	مَكَانَتِكُمْ	مَكَانٰتِكُمْ
63	مَكَانَتِهِمْ	مَكَانٰتِهِمْ
64	مُبَيِّنَةٍ	مُبَيَّنَةٍ
65	مُبَيِّنٰتٍ	مُبَيَّنٰتٍ

ءَالذّٰكَرَيْنِ (سورہ انعام) آلْئٰنَ (سورہ یونس) آللّٰهُ (یونس) ان تین کلمات کو سب آئمہ قراءات سبعہ وعشرہ دو طریقوں یعنی دو وجہوں سے پڑھتے ہیں۔ پہلی وجہ میں دوسرے "ہمزہ" کو "الف" سے بدل کر "مدلازم" سے پڑھتے ہیں۔ دوسری وجہ میں دوسرے ہمزہ کو تسہیل ( ) سے پڑھتے ہیں جیسے ءَءَالذّٰكَرَيْنِ ۔ ءَاَلْئٰنَ ۔ ءَاَللّٰهُ الٓمٓ ۝ اللّٰهُ ' اللّٰهُ (سورہ ال عمران) میں اگر میم سے لفظ اللہ کو ملا کر پڑھیں تو سب قراء (قاری حضرات) "میم" کو فتحہ (زبر) دیکر "میم" پر کہ مدِ لازم کو طول وقصر دو وجہوں (طریقوں) سے پڑھتے ہیں۔ جیسے

[۱] اَلِفْ لَآم مِيْمَ اللّٰهُ طول سے۔

[۲] اَلِفْ لَام مِيْمَ اللّٰهُ قصر سے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طلباء کیلئے مشق قواعدِ تجوید

Student's Excercises

آسان علم تجوید
و
قراءت قرآن مجید

بروایت : سیدنا حفص کوفیؒ

حصہ پنجم Part V

﴾حکم خداوندی﴿

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (القرآن)

قرآن کو ترتیل سے پڑھو

﴾خوشخبری﴿

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ (الحدیث)

تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سیکھائے۔

مشق 1

حروفِ تہجی

جملہ حروف (29) ونتیس، چودہ حروف قمری + چودہ (14) حروف شمسی + ایک الف = 29

الف	بَا	تَا	ثَا	جِیْمْ	حَا	خَا	دَآلْ	ذَآلْ	رَا	زَا
سِیْنْ	شِیْنْ	صَآدْ	ضَآدْ	طَا	ظَا	عَیْنْ	غَیْنْ	فَا	قَآفْ	کَآفْ
	لَآمْ	مِیْمْ	نُوْنْ	وَآوْ	هَا	هَمْزَهْ	یَا۔			

مخارج حرف، صفات حروف

مخارجِ حروف جملہ (17) ہیں۔ صحیح مخرج سے حرف کی ادائی کریں تا کہ (ث، س، ص) (ت ط د) اور (ذ ز ظ ض) (ہ ح) (ء، ع) (خ ق) وغیرہ حروف جو ایک دوسرے سے مشابہ ہیں، اِن میں بخوبی امتیاز ہو۔ ساتھ ہی ساتھ حروف کے صفات (پتلی، موٹی، سیٹی، بلندی، پستی وغیرہ) بھی خوب یاد رکھیں تا کہ صحیح تلاوتِ قرآن روایت کے مطابق ہو۔ یہی تجویدِ قرآن ہے۔

1۔ (ث، ذ، ظ): - اِن تینوں حروف کا مخرج ایک ہی ہے۔ مگر صفات کے فرق سے ہر ایک حرف کی آواز الگ الگ ہے۔

مخرج : - زبان کی نوک کے اگلے اور اوپر کے دانتوں کے کنارے سے لگانا، اس طرح کہ زبان کی ذرا سی نوک باہر نظر آئے۔

صفات: - ''ث'' اور ''ذ'' کی آواز نرم ہوتی ہے اور ''ظ'' کی آواز بھری ہوئی (منہ بھر) ہوتی ہے۔

2۔ (س۔ص۔ز):-

مخرج: -تینوں کا مخرج ایک یعنی زبان کی نوک کو اگلے اور نچلے دو دانتوں کے اوپر سے لگائیں۔ آواز میں فرق ہے صفات کی وجہ سے۔

صفات:- ''ص'' کی آواز ''س'' کی طرح ہوتی ہے مگر صاد (ص) کی آواز میں بلندی ہوتی ہے اور زبان اوپر کے تالو کی طرف اٹھتی ہے۔ ''ز'' کی آواز سخت ہوتی ہے اور سیٹی کی طرح ہے۔

مشق 2

مخارج وصفاتِ حروف (Contd.)

3۔ (ل۔ن۔ت۔د۔ط):-

مخرج: -زبان کی نوک اور اُوپر کے دانتوں کی جڑ سے ہے۔ پہلے ''ل'' ذرا نیچے سے ''ن'' پھر ''ت'' پھر ''د'' اور ''ط'' کا مخرج ہے۔

صفات:- ''ل۔ت'' اور ''د'' کی آواز پتلی اور ''ط'' کی موٹی ہوتی ہے۔

4۔ (ء۔ہ):-

مخرج:-حلق کا آخری حصہ سینے کی طرف ''ء'' اور ''ہ'' کا مخرج ہے۔

5۔ (ع۔ح)

مخرج: - درمیانی حلق سے ''ع، ح'' کا مخرج ہے۔ ''ح'' کی ادائی کے وقت منہ کھلتا ہے اور ہوا نکلتی ہے۔

صفات :- ''ح'' کی آواز موٹی اور ''ہ'' کی آواز پتلی ہوتی ہے۔

6۔ (غ۔خ۔ق۔ک)

:- **مخرج:** -(غ،خ) کا مخرج ابتداء حلق ہے۔ ''ق'' کا مخرج (منہ کی جانب) زبان کی جڑ کو اُوپر کے تارخ سے لگائیں۔ ''ک'' کے مخرج کے لئے زبان کی جڑ اور تارخ کی جڑ منہ کی جانب سے ادا کریں۔

7۔ ض:-

مخرج: -زبان کی کروٹ (بائیں یا دائیں کنارے کو) اوپر کے ڈاھوں سے لگا کر ادا کرنا اس طرح کہ زبان کی نوک کہیں نہ لگے۔

صفات: ''ض'' ''ز'' کی آواز سے مشابہ ہے مگر 'ض' کو پُر اور بلند آواز سے ادا کرنا چاہیئے

8۔ (ب۔م) مخرج:-اُن دونوں کا مخرج دونوں ہونٹ ہیں۔ ''م'' کی ادائی کے وقت اور ''ب'' کی ادائی کے لئے، دونوں ہونٹ اچھی طرح ملانا چاہیئے۔

صفات: 'ب' کی ادائیگی کے وقت ہونٹ ملکر علٰحدہ ہو جائیں۔ کیونکہ اس کی ادائی میں قلقلہ ہے۔ بخلاف ''م'' ساکن کے کیونکہ اس میں قلقلہ نہیں ہے۔ حالانکہ دونوں حروف ہونٹوں سے نکلتے ہیں۔

9۔ ف:- **مخرج**: -نیچے کے ہونٹ کے گیلے (تر) حصہ پر سامنے کے اُوپر کے دانت لگا کر ادا کرنا چاہیے۔

نوٹ:- یہ سات حروف پُر (موٹے) پڑھے جاتے ہیں۔ خ، ص، ض، غ، ط، ظ، ق۔ ''ل'' پتلا ہوتا ہے مگر لامِ جلالہ ''اللہ'' زبر اور پیش کے ساتھ پُر (موٹا) پڑھا جائے گا اور زیر کے ساتھ باریک۔

اُسطرح ''راء'' کو زبر اور پیش کے ساتھ پُر (موٹا) اور زیر کے ساتھ باریک ادا کریں۔

م،ن، ساکن کی ادائی کے اواز ناک میں نہیں جانا چاہئے۔ بخلاف (م،ن) مشدد کے کیونکہ اُس صورت میں غنہ ہے۔

10۔ (ا۔و۔ی):- مخرج: ان تینوں حروف کا مخرج منہ کا خالی حصہ ہے۔ اِن کے ادائی کے وقت زبان منہ کے خالی حصہ میں ہی رہے گی۔ اِن کو "حروف مده" کہتے ہیں جو موافق حرکت کے ساتھ کھینچ کر پڑھے جاتے ہیں۔ جیسے (اٰ۔ اُوْ۔ اِیْ)، مقدار دو حرکت یا ایک الف ہے۔

مشق 3

(1) حروف مَدَّہ (ا، اُوْ، اِیْ) تین ہیں۔ اِن کو تھوڑا کھینچ کر پڑھیں (دو حرکت)

مشق:- (اٰ) د (اُوْ)

ءَا	زَادَ	خَافَ	تَابَ	نُوحُ	طُورُ	تُوبُو	نُورُ
جَاهَدَ	حَاسَبَ	جُنَاحُ	شَارَبَ	قَالُوْ	يُوحِي	يَقُوْمُ	تَكُوْنُ
اٰدَمَ	اٰمَنَ	مٰلِكِ	اَبَوٰهُ	لَهٗ	دَاوٗدَ	رَسُوْلُهٗ	اٰيَاتِهٖ
سَمٰوٰتِ	غٰوِيْنَ	يٰصٰلِحُ	اِلٰهُنَا	جُنُوْدُهٗ	تِلَاوَتُهٗ	وَرِثَهٗ	

مشق:- (اِیْ)، (اُوْ)، (اٰ)

دِيْنِي	فِيْهِ	اَرِنِي	كِتَابِي	عِبَادِي	عَذَابِي	اَخِيْهِ
اُجِيْبُ	يُوَارِي	مَفَاتِيحُ	رَازِقِيْنَ	هَارُوْنُ	سَبَقُوْنَا	بَاسِطُوْنَ

هٰذَا	رِسٰلٰتِ	بِاٰيٰتِهٖ	تِلَاوَتُهٗ

(2) حروف مَدَّہ وحروفِ لِین۔

بَ	بٰ	با	بِ	بٖ	بِیْ	بَیْ
بُ	بٗ	بُوْ	بَوْ	جُوْ	جَوْ	ج جَیْ

اِذَا وَقَبَ	وَاِذَا قُرِئَ	فِیْ جِیْدِهَا	فَعَقَرُوْهَا	لَا یَمُوْتُ فِیْهَا
وَصَاحِبَتِهٖ	ذٰلِكَ	وَاُوْتِیَ كِتٰبَهٗ	كَیْفَ فَعَلَ	اَوْحٰی لَهَا
	بِمَا یُوْعُوْنَ		وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ	

(3) حروف تَنْوِیْن وحروف نُوْن ساکِن بَاٌ (بَنْ، بِنْ، بُنْ)

عَادًا	سَوْءٍ	قَرِیْبٌ	فَمَنْ	كُنْ مَرَضٌ	رَسُوْلٌ
دِنْ	شَیْئًا	غِشَاوَةٌ	عَظِیْمٌ	غَاسِقٍ	هُدًی

(4) حروف سُکُوْن (ــْـ) و تَشْدِیْد (ــّـ)

تَجْرِیْ	تَقْوٰی	یُغْنِیْ	حَبَّ	فَعَّ	خُضُّ	عَلَّی
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ			سُیِّرَتْ		سُعِّرَتْ	عُطِّلَتْ

(5) حروف قمری وشمسی (حروف قمری=14، حروف شمسی=14)

وَالْقَمَر	اِذَالشَّمْسُ
وَالْيَتٰمٰى	كَانَ النَّاسُ
وَالْاَقْرَبِيْنَ	يَقُوْلُ الرَّسُوْلُ
مَاالْقَارِعَةُ	اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ	

مشق 4

(1) "راءْ" سَاكِنَهْ و مُشَدَّدَهْ

ا۔ جزم(ْ)والی "ر" کوراء ساکنہ اورتشدیدوالی "رّ" کو راء مُشَدَّدہ کہتے ہیں۔

۲۔ راء پرزَبر(َ)یا پیش (...ُ...)ہوتو "ر" کوپُر (موٹا)اورزیر(...ِ...)ہوتو باریک پڑھیں گے۔

۳۔ راء ساکن سے پہلے زبر(...َ...)یا پیش(...ُ...)ہوتوپُر (موٹا)اورزیر (...ِ...) ہوتوراء ساکنہ باریک پڑھیں گے۔

۴۔ راء ساکن سے پہلے زیر(...ِ...)عارضی ہوتوراء کوپُر (موٹا)ہی پڑھیں گے۔

(a) "ر" کوپُر (موٹا)پڑھنا

اَرْسَلْنَا	قُرْاٰنٌ	يَغْرُرْكَ	مِرْصَادًا	قِرْطَاسٍ	فِرْقَةٌ
اَمِ ارْتَابُوْا	رَبِّ ارْجِعُوْنِ	مُسْتَقِرٌّ	فَفِرُّوْا	بِرًّا	بِرٌّ

(b) "ر" کو باریک پڑھنا

اُمِرْتُ	مِنْهُمِرٍ	وَاصْبِرْ	مِنْ شَرِّ
بَرِّ	بِرِّ	دُرِّيٌّ	مُسْتَمِرٍّ
	ذُرِّيَّةً	تُحَرِّمُ۔	

(2) لامِ جَلَالَہْ "اللّٰہ" کا قاعدہ

ا۔ لفظ "اللّٰہ" اور اَللّٰھُمَّ میں "لامِ مُشَدَّدْ" کو لامِ جَلَالَہْ کہتے ہیں۔

۲۔ لامِ جلالہ (اللہ) سے پہلے زبر (...َ...) یا پیش (...ُ...) ہو تو لفظ اللہ کو پُر (موٹا) اور زیر (...ِ...) ہو تو باریک پڑھنا چاہیئے۔

(a) لفظ "اللّٰہ" کو پُر یا موٹا پڑھنا

اِنَّ اللّٰهَ	قَالَ اللّٰهُ	سَمِعَ اللّٰهُ
حُدُوْدُاللّٰهِ	يُرِيْدُاللّٰهِ	وَخَلْقُ اللّٰهِ

(b) باریک پڑھنا

بِلِ اللّٰهُ دِيْنِ اللّٰهِ اَمْرِاللّٰهِ سَبِيْلِ لِلّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ۔

مشق 5

(1) نون تنوین (ــًــ، ــٍــ، ــٌــ) وساکن (نْ) کا قاعدے

قاعدہ:1 "اِظْھَارْ"

حروفِ حلقی (6) ہیں۔ ء ہ ح خ ع غ۔ نون تنوین یا نون ساکن کے بعد حروفِ حلقی آویں تو نون وظاہر کرکے پڑھیں گے۔ اِس کو "اِظْھَارْ" کہتے ہیں۔

طَیْرًا اَبَابِیْلَ	نَارٌ حَامِیَةٌ	لِمَنْ خَشِیَ	مِنْ غَیْرِہٖ
کُفُوًا اَحَدٌ	فَمَنْ عُفِیَ	کِتَابٌ حَکِیْمٌ	حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

(2) قاعدہ: اِخْفَاءْ

حروفِ اخفاء (14) ہیں، تـا ثا ج د ذ س ش ص ض طا ظا ف ق ك ۔تنوین یا نون ساکن کے بعد حروفِ اخفاء آویں تو نون کی آواز کو ناک میں چھپا کر پڑھنا چاہیئے۔ اِخفاء کی مقدار ایک الف یا دو حرکت ہے۔

اَنْتَ مُنْذِرٌ	کِرَامًا کَاتِبِیْنَ	کُنْتُ تُرَابًا	یَتِیْمًا فَاٰوٰی	یَوْمَ یَنْفَخُ
مَنْ طَغٰی	عَنْ ضَیْفِ	نَارًا ذَاتَ	فَلَنْ تَجِدَ۔	

(3) قاعدہ ۳، "اِقْلَابْ"

نون تنوین یا نون ساکن کے بعد (ب) آئے تو (نْ) کو (مْ) سے بدل کر غنّہ کے ساتھ پڑھیں گے۔ اِس کو اقلاب یا قلب کہتے ہیں۔

مَنْ م بَخِلَ	لَنَسفَعَام بِالنَّاصِيَةِ	مِنْ م بَعْدِ	بِذَنْبِهِمْ
سَمِيْعٌ م بَصِيْرٌ	كَلَّا لَيَنبذنَّ	عَلِيْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْر	رَجْعٌ م بَعِيْدٌ
رَسُوْلٌ م بِهَا لَاتَهْوٰى			

(4) قاعدہ ۴، اِدْغَامْ

حروف ادغام (6) ہیں ی، ر، م، ل، و، ن، (یَـرْمَلُوْنُ) ہیں۔ نون تنوین یا نون ساکن کے بعد حروف (یَرْمَلُوْنَ) میں سے کوئی حرف آئے تو ملا کر پڑھیں گے اس کو 'اِدْغَامْ' کہتے ہیں۔ اِدْغَـام مَعَه الْغُنَّه حرف ی، و، م، ن (یُوْمِنٌ) کی صورت میں اور اِدغام بلا غنّہ (ر، ل) کی صورت میں ہوگا۔

(a) اِدغام ر، ل (بلاغنّہ)

مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰهِ	مِنْ رَّبِّكَ	مِنْ لَّدُنْهُ	كُلٌّ لَّهٗ	رِزْقًالَّكُمْ

(b) اِدغام ی و م ن (معہ الغنّہ)

اَنْ يُّوْتِىْ	مِنْ يَّعْمَلْ	اِلٰهًا وَّاحِدًا	رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ
رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ	صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا	مِنْ نَّبِيٍّ	
فَمَنْ نَّكَثَ	مِنْ نَّصِرِيْنَ		

مشق 6

میم ساکن (مْ) کے قاعدے

تین (3) قاعدے ہیں۔

۱۔اِظہار شَفوی ۲۔اِخفاء شَفوی ۳۔اِدغام شَفوی

۱۔ اِظْہَارِ شَفْوِیْ

(1) میم ساکن کے بعد "ب" اور "م" کے علاوہ بقیہ (27) حروف بالخصوص "ف" آئے تو "م" کو ظاہر کر کے پڑھتے ہیں۔

هُمْ فِيهَا لَكُمْ دِينُكُمْ لَمْ يَلْبَسُوا اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

۲۔ اِخْفاء شَفْوِیْ

(2) میم ساکن کے بعد "ب" آئے تو غُنّہ کے ساتھ اِخفاء ہوگا۔

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ	تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ	وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ	لَكُمْ بِهٖ	رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ

۳۔ اِدْغَامِ شَفْوِیْ

(3) میم ساکن کے بعد میم (م) آئے تو م کو م سے ملا کر (اِدغام) غُنّہ کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ	لَهُمْ مَّا يَشَاءُوْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ	لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ	وُجُوْهِهِمْ مِّنْ مِّنْهُمْ مَّغْفِرَةٌ

۴۔ همزۂ وَصلی (ہمزہ جو حالت وصل میں نہیں پڑھی جاتی)

(1) ساکن حرف (...ْ...) کے بعد ہمزہ وصلی آئے تو ہمزہ وصلی گر جائے گا (نہیں پڑھا جائے گا) اور ساکن حرف کو زیر (...ِ...) لگا کر ملا کر پڑھیں گے۔

بَلْ۔ اَلْاِنْسَانُ سے بَلِ الْاِنْسَانُ

(2) لیکن اگر ساکن حرف "مْ" ہو اور جمع ساکن ہو جیسے هـمْ۔ هِمْ۔ كُمْ۔ تُمْ۔ ضمائر تو ہمزۂ وصلی کو گرا کر پیش (ُ) سے ملا کر وصل سے پڑھیں گے جیسے

بِهِمْ ط اَلْاَسْبَابِ سے بِهِمُ الْاَسْبَابِ۔

(3) اگر تنوین (ً ...ٍ... ٌ) کے بعد ہمزۂ وصلی آئے تو اس کو زیر (...ِ...) دے کر نون قُطنی (نِ) سے ظاہر کریں گے۔ فَخُوْرًا۔ اَلَّذِین سے فَخُوْرَ نِ الَّذِین۔

يَوْمَئِذٍ اَلْمُسْتَقَرُّ سے يَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ، اَحَدُ۔ اللّٰهُ نِ اللّٰهُ

مشق 7

مَدّاَصلی و مَدِ فرعی

(1) مدِاصلی:- الف ساکن سے پہلے زبر (ـَـ)اور ''واؤ'' ساکن سے پہلے پیش (ـُـ)اوریاَ ساکن سے پہلے زیر (ـِـ) تو ان حروفِ مدکو ''مدہ اصلی'' کہتے ہیں۔ اسکی مقدارایک الف یادوحرکت ہے۔

(2) مدِ فرعی:- حروف مد(ا، و، ی) کے بعد سببِ (ء) ہمزہ یا(ـْـ) جزم یا (ـّـ) تشدید آئے تو ''مدِ فرعی '' ہوگا۔اِس مد کوزیادہ کھینچ کرپڑھتے ہیں۔مقدارتین حرکت(توسط) یاچارتاچھ حرکت(طول) ہوگی۔مدِفرعی چار(4) قسم کے ہیں۔

(a)واجب یامتّصل (b)جائزیامنفصِل (c)لازم (d)عارضی

(a) حروف مد(شرط مد) (ا و ی) کے بعدہمزہ(ء) اُسی کلمہ میں ہوتو ''مدواجب'' ہوگاجیسے

جَآءَ۔ سِيِّئَتُ۔ سُوْٓءِ۔ يشآءُ۔ جزَآءَ۔ حَدَآئِقَ۔

(b) حروف مد کے بعدہمزہ(ء)دوسرے کلمہ میں ہوتو ''مد جائز'' ہوگا جیسے

فِيْٓ اَمرِنَا۔ لَآ اِلٰهَ۔ اِنَّآ اَنزَلْنَا۔ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

(c) حروف مد کے بعدوالے حرف پرجزم(ْ)یاتشدید(ّ)ہوتومدِ لازم ہوگا۔

آٰلْئٰنَ۔حَآجُّوْكَ۔ وَالصّٰٓفّٰتِ۔ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ الصَّآخَّةُ۔

(d) حروف مد کے بعدکے حرف کوسکون عارضی (ـْـ) دے کروقف کریں تو ''مد عارضی'' ہوگا۔جیسے

نَسۡتَعِيۡنَ سے نَسۡتَعِيۡنُ، الرَّحِيۡمِ سے الرَّحِيۡمُ، الۡعٰلَمِيۡنَ سے الۡعٰلَمِيۡنُ۔

(3) مدِ لِین:۔ حروف لِینہ (و ی) ساکن سے پہلے زبر کے بعد جزم (ْ) یا تشدید (ّ.....) ہوتو مدِ لین ہوگا۔ یہ دو قسم کے مد ہیں۔

(a) مد لین لازم (b) مدِ لین عارضی

(a) حروف لینہ (و،ی) کے بعد جزم یا تشدید لازم ہوتو مد لین لازم ہوگا۔ جیسے

عٓسٓقٓ (عَيۡنۡ)۔ جَوّٓف۔ كٓهٰيٰعٓصٓ (عَيۡنۡ)

(b) حروف لینہ (و، ی) کے بعد (جزم) سکون عارضی (حالت وقف میں) دیں تو مدِ لین عارضی ہوگا جیسے

خَوۡفٌ سے خَوۡفۡ۔ صَيۡفٌ سے صَيۡفۡ۔ بَيۡعٌ سے بَيۡعۡ۔

(4) حروف مقطّعات:۔

الٓمٓ	الٓمٓصٓ	الٓرٰ	الٓمٓرٰ	كٓهٰيٰعٓصٓ
طٰهٰ	طٰسٓمٓ	طٰسٓ	يٰسٓ	صٓ
حٰمٓ	حٰمٓ	عٓسٓقٓ	قٓ	نٓ

مشق 8

وقف (ٹھہرنا)

ایسے گول نشان "o" کو آیت کہتے ہیں۔ یہاں وقف (ٹھہرنا) ہوتا ہے۔وقف کے چار طریقے ہیں۔

(1) اگر زبر اور زیر، پیش (ـَ ـِ ـُ) اور دو زیر دو پیش (ـٍ، ـٌ) آیت کرنا (وقف) ہوتو آخری حرف پر جزم (سکون) "ـْ" دے کر سانس توڑیں۔

(2) اگر دو زبر (ـً) پر وقف کرنا ہو تو ایک زبر (ـَ) کے ساتھ الف پڑھا جاتا ہے۔جیسے اَحَدًا سے اَحَدَا۔

(3) گول تا (ۃ) پر آیت کرنا ہو تو وہ ہائے ساکن (ہْ) بن جاتی ہے۔جیسے جَارِیَةٌ سے جَارِیَہْ

(4) آیت کے بیچ میں اگر سانس ٹوٹے تو اُس کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر کے سانس توڑے پھر کچھ پیچھے سے لوٹا کر پڑھے۔

علاماتِ وقف

علامات	تشریح
ہ =	اس علامت کو آیت کہتے ہیں۔ یہاں ٹھہرنا چاہیئے
ط =	وقفِ مطلق۔ اس پر ٹھہرنا چاہیئے
ج =	وقف جائز۔ ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے
ز =	یہاں ٹھہرنا بہتر ہے
ص =	یہاں ملا کر (وصل سے) پڑھنا لیکن تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت اجازت ہے
صلے =	یہاں ملا کر پڑھنا چاہیئے
ق =	یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیئے
قف =	یہاں ٹھہر جاؤ
م =	وقف لازم۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیئے
لا ، = o	آیت کے درمیان 'لا' ہو تو نہ ٹھہرے ورنہ مطلب بگڑ جائے گا۔ اور اگر آیت پر 'o' 'لا' ہو تو ٹھہرے یا نہ ٹھہرے مطلب نہیں بگڑتا۔
س یا سکتہ =	یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہیئے مگر سانس نہ ٹوٹے
وقفہ =	یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا مگر سانس نہ ٹوٹے
معہ =	مطلب یہ ہے کہ یہاں تین جملوں میں سے جن دو کو چاہو ملا کر پڑھو
۵	آیت ہی ہے۔ یہاں مثل 'o' آیت کا حکم ہے ٹھہرنا چاہئے۔

شق 8

رسم الخط

قرآن پاک میں بہت جگہ ا، و، ی لکھے جاتے ہیں مگر پڑھے نہیں جاتے ان پر نشان (×) بنا ہوا ہے۔ (2) لفظ ''اَنَا'' میں نون کے بعد کا الف پوری قرآن میں کہیں پڑھا نہیں جاتا۔ اور اس پر وقف نہ کریں:۔

(ا)

اَفَا۠ئِنْ مَّاتَ پ۴،ع۶،پ۱۷،ع۳	لَا۠ اِلَی اللّٰهِ پ۴،ع۸	اَنْ تَبُوْٓءَا۠ پ۶،ع۹	مِنْ نَّبَا۠ئِی پ۷،ع۱۱	مَلَا۠ئِهٖ پ۹،ع۱۳ اور ۵ جگہ ہے
وَلَا۠ اَوْضَعُوْا پ۱۰،ع۱۳	ثَمُوْدَا۠ پ۱۲،ع۶، پ۲۰،ع۱۶،۔پ۲۶ع۷	لِتَتْلُوَا۠ پ۱۳،ع۱۰	لَنْ نَّدْعُوَا۠ پ۱۵،ع۱۴	لِشَا۠ئیْءٍ پ۱۵،ع۱۱
لٰكِنَّا۠ پ۱۵،ع۸	لَا۠اَذْبَحَنَّهٗ پ۱۹،۱۷	لِیَرْبُوَا۠ فِی پ۲۱،ع۷	لَا۠ اِلَی الْجَحِیْمِ پ۲۳،ع۶	لِیَبْلُوَا۠ پ۲۶،ع۵
تَبْلُوَا۠ پ۲۶،ع۸	بِئْسَ الْاِسْمُ پ۲۶،ع۱۴	لَا۠ اَنْتُمْ اَشَدُّ پ۲۸،ع۵	سَلَاسِلَا۠ پ۲۹،ع۱۹	قَوَارِیْرَا۠ پ۲۶،ع۵
مَلَا۠ئِهِمْ پ۱۱،ع۱۴				

(ی)

وَلَآ اَنَا۠ عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ پ۳۰	مُوْسٰی پ۳۰ متعدد بار	عِیْسٰی پ۳،ع۱۴	زَكٰوةَ پ۳۰ متعدد جگہ
زَكٰوةَ پ۳۰ متعدد جگہ	صَلٰوةَ پ۱،ع۱	حَیٰوةِ پ۲	مِشْكٰوةٍ پ۱۸

مشق 9

اعادۂ قواعد

جَـزَآءَ :. حَـدَآئِـقَ :. مَلٰٓئِکَۃُ :. اُولٰٓئِکَ ج اِنَّـآ اَعۡـطَیۡـنٰکَ الۡکَوۡثَرَ o وَکُـلُّ اَمۡرٍ
مُّسۡتَقِرٌّ o اَلَّذِیۡنَ هُمۡ یُرَآءُ وۡنَ o تَـنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ مِنۡ کُلِّ
اَمۡرٍ o سَلٰمٌ قف هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ o
هُـمَزَۃٍ الُّمَزَۃِ نِ الَّـذِیۡ. اِهۡدِنَاالصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ o لَا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا ز اللّٰهُ
یَـرۡزُقُهَـا. وَلَاَ جۡـرُ الۡاٰخِرَۃِ اَکۡبَرُ م لَوۡ کَانُوۡیَعۡلَمُوۡنَ o فَذَکِّرۡ قف اِنَّـمَآ اَنۡتَ مُذَکِّرٌ
وَلِیَتَمَتَّعُوۡا وقفہ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ o وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّهٗ عِوَجًا سکتہ قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ کَلَّا بَلۡ سکتہ
رَانَ. وَقِیۡـلَ مَـنۡ سکتہ رَاقٍ o اَلَسۡـتُ بِـرَبِّـکُـمۡ ط قَـالُـوۡا بَـلٰـی ج شَهِـدۡنَـآ اَنۡ
تَـقُـوۡلُوۡا. اِرۡجِعِیۡ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً o فَـادۡخُـلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ o وَادۡخُلِیۡ
جَنَّتِیۡ o

☆ دونوں جگہ ''ب'' اور ''م'' کو ''ر'' کے ساتھ ملا کر پڑھنا بھی درست ہے۔ اُس صورت میں سکتہ نہ ہوگا۔ (برَّانَ۔ مرَّاق)

33۔ ہفتہ واری امتحان علم قراءت وتجوید

(Weekly Feed-Back Test)

Paper-1 پرچہ

نوٹ:۔ جملہ دس (10) سوالات ہیں اور ہر سوال کے تین جوابات لکھدیے گئے ہیں اُن میں سے صحیح جواب بتاؤ۔

1- حدیث شریف میں ہے ''تم میں سب سے بہتریں وہ شخص ہے جو قرآن

1) پڑھے اور پڑھائے 2) سنے اور سنائے 3) سیکھے اور سکھائے۔ ( )

2- قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا ہر مسلمان پر لازم ہے جبکہ تجوید کا ''تفصیلی علم'' حاصل کرنا...... ہے۔

1۔سُنّت 2۔فرضِ کفایہ 3۔فرض ( )

3- علم تجوید ایک مستند (Authentic) علم ہے جو...... سے سنا ہوا ہے۔

1۔محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 2۔اصحابہ کرام

3۔ائمہ قراءت ( )

4-سبعہ ائمہ قراءت میں سب سے مشہور امام جن کے طریقہ تجوید کو ہم پڑھتے ہیں...... ہیں

1۔ حضرت عاصم کوفیؒ 2۔ حضرت ابن عامر شامیؒ 3۔حضرت حمزہ کوفیؒ ( )

5-سبعہ عشرہ کے اختلافِ قراءت کی وجہ سے قرآن کے معنی اور مفہوم ......

1 ۔ بدل جاتے ہیں

2۔ فرق نہیں ہوتا 3۔کچھ کچھ فرق آتا ہے۔ ( )

6- قرآن مجید پڑھنے کیلئے "تعوذ اور تسمیہ" .... پڑھنا لازم ہے۔

1۔دورانِ قراءت 2۔ ہر سورۃ سے پہلے 3۔قراءت سے پہلے۔

( )

7-حروف تہجی (Alphabet) جملہ 29 ہیں جن میں حروف قمری اور شمسی

کی تعداد...... ہے۔

1-(14-14) 2-(14.15) 3-(15.14) ( )

8-نون تنوین کے تلفظ (آواز) میں نون ...... ہوتا ہے۔

1۔ ساکن (ـُـ) 2۔ مُشَدّد (ـّـ) 3۔ غُنَّه ( )

9- کسی حرف پر حرکت ہوتو اس حرف کو...... کہتے ہیں۔

1۔متحرک 2۔ساکن 3۔تنوین ( )

10-حروف مَدّہ کا مجموعہ ...... ہے۔

1۔نُوْ حِيْهَا 2 ۔ لَيِّنَه 3 ۔ ماکول ( )

Paper-2 پرچہ

1- 'مَخرَج' حرف کے نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں جملہ مَخارج ...... ہیں

1۔ 17　　2۔15　　3۔ 21　　(　　)

2- اظہار اور اخفاء سے مراد .... ہے

1۔ ملانا اور داخل کرنا　　2۔ ظاہر کرنا اور چھپانا　　3۔ بدلنا اور غنّہ (　　)

3- (ا، و، ی) کا مَخرَج .... کہلاتا ہے

1۔ حَلقی　　2۔ شَجری　　3۔ جُوفی　　(　　)

4- حُروف شمسی سے شروع ہونے والے اسم پر ''اَل'' لگائیں تو .... ہوگا

1۔ ادغام　　2۔ اظہار　　3۔ اخفاء　　(　　)

5- صفاتِ حروف مستقل (لازمی) اُنکے اِضداد (Opposites) کے ساتھ جملہ .... ہیں

1۔ پانچ (5)　　2۔ سات (7)　　3۔ دس (10)　　(　　)

6- ''بِسمِ اللّٰہ'' میں لام جلالہ کو .... پڑھنا چاہیئے

1۔ موٹا　　2۔ بُلند　　3۔ باریک　　(　　)

7- صفاتِ شَدِیدَہ کے حروف کا مجموعہ (اَجِدْ۔ قَطْ۔ بَکَتْ) ہے اِسکی ''ضد صفت'' (opposite) کا نام اور گنتی .... ہے؟

1۔ رِخوَہ ، 21　　2۔ مَجھُورَہ ۔ 19　　3۔ مُصمَتَہ۔ 23　　(　　)

8-ان حروف (ع، ح) کا مخرج .... ہے

1۔ابتداء حلق 2۔درمیانِ حلق 3۔زبان کی نوک

( )

9-''راءٗ''ساکن ہواور اُس سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہوتو راءکو...... پڑھنا چاہیے۔

1۔باریک 2۔ بلند 3۔ موٹا اور پُر

( )

10-بَشَرُ اور فِرْعَوْنَ میں ُراءٗ کو............پڑھیں گے

1۔باریک 2۔موٹا 3۔بلند

( )

تجوید　　　پرچہ **Paper-3**

1- زبان کی نوک اور سامنے کے اُوپر کے دانتوں سے ''ل'' نکلتا ہے ل کے مخرج سے زرا نیچے سے .... نکلتے ہیں

1 ۔ (ت،د)　　2 ۔ (ن،ز)　　3 ۔ (ط،ظ)　　(　　)

2- اگر راء ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو تو را کو...... پڑھنا چاہئے

1 ۔ موٹا　　2 ۔ باریک　　3 ۔ بلند　　(　　)

3- (و،ی) سے پہلے فتحہ ہو تو اِن کی ادائی میں نرمی ہوتی ہے۔ اِن حروف کو........... کہتے ہیں

1 ۔ لَیِّنَہْ　　2 ۔ مَدّٰہ　　3 ۔ مُکَرَّرَہ　　(　　)

4- نون ساکن یا تنوین کے چار قاعدوں میں سے '' عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ'' میں قاعدہ...... اِستعمال ہوگا۔

1 ۔ اِقلاب　　2 ۔ اِظہار　　3 ۔ اِخفاء　　(　　)

5- اِدغام ناقص معہ الغُنّہ کے حروف کا مجموعہ........... ہے

1 ۔ یَرْمَلُوْنَ　　2 ۔ یُوْمِنْ　　3 ۔ ل، ر　　(　　)

6- نٓ وَالْقَلَمْ اور یٰس وَالقراٰنِ میں سیدنا حفصؒ کی روایت کے مطابق...... ہوگا

1۔ ادغام معه الغنّه　　2 ۔ ادغام بلا غُنّه　　3 ۔ مُستثناء　　(　　)

7- مِنۡ بَعۡدِ اور عَلِیۡمٌ بِمَا میں ''ن'' ساکن اور تنوین کو ''م'' سے بدل کر پڑھیں گے۔ اُسکو...... کہتے ہیں

1۔ اِدغام 2۔ اِخۡفَا 3۔ اِقلاب ( )

8- اُردو میں اِخفاء کی مثال ''پنکھا'' ہے عربی میں...... ہے

1۔ اَنۡعَمۡتَ 2۔ اَنۡفُسَکُمۡ 3۔ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡم

( )

9- بَلُ الۡاِنۡسَانُ کو وصل سے پڑھیں تو ہمزہ وصلی گر جائگا اور اسطرح پڑھیں گے...........

1۔ بَلُ الۡانۡسَانُ 2۔ بَلَ الۡاِنۡسانُ 3۔ بَلِ الۡانۡسَانُ

( )

10- اَحَدُ ہ اَللّٰہُ کو وصل سے پڑھیں تو ہمزہ وصلی گرا کر...... سے ظاہر کریں گے۔

1۔ نون ساکن (نۡ) 2۔ نون مکسورہ (نِ) 3۔ نون قطنی (نِ)

( )

پرچہ Paper-4

1- ''مِنۡ رَّسُوۡلٍ اور غَفُوۡرٌ رَّحِيۡم '' میں نون ساکن وتنوین کا قاعدہ...... استعمال ہوا ہے۔

1۔ادغام ناقص معہ غنّہ 2۔ اِغام کامل بلاغنّہ 3۔اِخفاء ( )

2- ''بُـنۡيَانٌ'' میں اِدغام نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس میں نون ساکن اور حرف اِدغام ......میں ہے۔

1۔ایک ہی کلمہ 2۔دوکلمہ 3۔ایک ہی حرف ( )

3۔''لَكُمۡ مِّنۡ ''میں میم ساکن کے تین قاعدوں سے......قاعدہ ہوگا۔

1۔اِخفاءشفوی 2۔اِدغام شفوی 3۔اِظہارشفوی ( )

4۔''لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡن ''میں اظہار شفوی ہوگا کیونکہ میم ساکن کے بعد...... کےسوا بقیہ حروف میں سے ''ت'' ہے۔

1۔(ف ۔و) 2۔(ب ۔م) 3۔(و ۔ی) ( )

5۔''نشآءَ'' میں مَد واجب ہوگا کیونکہ شرط مَد الف اور سبب مَد ہمزہ ایک ہی کلمہ میں موجود ہے۔ اِسکو...... کہتے ہیں

1۔مَدِ اصلی 2۔مَدِ واجب 3۔مَد عارض ( )

6۔ ''صٓ اور نٓ '' میں مَد لازم ہوگا کیونکہ شرط مَد اور سبب مَد ......
ایک ہی کلمہ میں ہے۔ (   )

1۔(ا،و) اور سکون   2۔(و،ا) اور سکون   3۔(ا،و) تشدید

7۔ ''مَدِ لازم'' اور ''مَدِ لین'' کی پڑھنے کی مقدار .... ہے (   )

1۔قصر وطول   2۔طول وقصر   3۔قصر ونوسط

8۔اگر تنوین مفتوحہ پر وقف کریں تو آخر میں ...... لایا جاتا ہے (   )

1۔سکون (...ْ)   2۔تشدید (...ّ)   3۔فتحہ اور الف

9۔ ...... وقفِ لازم اور وقفِ جائز کی علامات ہیں۔ (   )

1۔ب،ہ،لا   2۔سکتہ، صلے   3۔م،ج

10۔ ''حضرت امام عاصمؒ سے بہتر قاری اور ان سے زیادہ قرآن شریف کا عالم نہیں''۔ یہ قول ...... کا ہے۔ (   )

1۔حضرت امام احمد حنبلؒ   2۔حضرت ابو اِسحاقؒ   3۔حضرت سیدنا حفصؒ

پرچہ Paper-5

1۔جس وحی میں معنیٰ (مفہوم) کا اَلقاء ہوتا اور الفاظ کا اَلقاء نہ ہوتا، اُسکو...... کہتے ہیں۔ (   )

1۔وحی جلی 2۔وحی خفی 3۔قرآن

2۔ بلاواسطہ وحی میں سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو...... ہوتی ہے۔

1۔زیادہ تکلیف 2۔زیادہ تکلیف نہیں 3۔نہ زیادہ نہ کم تکلیف

3۔اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ .... جونازل ہوئی۔ (   )

1۔آخری آیت ہے۔ 2۔درمیانی آیت ہے 3۔پہلی آیت ہے

4۔قرآن مجید میں جملہ 114 سورتیں ہیں جن میں مکّی سورۃ .... ہیں۔

1۔ 28 2۔86 3۔35 (   )

5۔گوکہ حجاج بن یوسف 75ھ کے عہد میں روایت کے موافق اعراب لگائے گئے مگر قرآن میں اعراب کی ابتداء...... کے عہد خلافت میں ہوئی تھی۔

1۔سیدنا علیؓ 2۔سیدنا عثمان غنیؓ 3۔سیدنا ابوبکرؓ (   )

6۔سیدنا حفصؒ کی روایت کے مطابق قرآن میں صرف ایک جگہ ''امالہ'' ہے یعنی '' فَجرٖىهَا '' میں جو............ میں ہے۔

1۔ سورۃ هود 2۔ سورۃ یٰس 3۔ سورۃ نحل

7۔حضرت عبداللہ بن عمر بن عاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مہینے میں ایک قرآن ختم کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ مجھ میں زیادہ پڑھنے کی قوت ہے، فرمایا کہ...... میں ختم کرو۔

1۔تین دِن　2۔سات دن　3۔15 دِن　(　　　)

8۔کٓھٰیٰعٓصٓ اور عٓسٓقٓ میں مَدِ لین...... میں ہے۔

1۔صٓ　2۔قٓ　3۔عیٓن　(　　　)

9۔ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۔ كُنْتُمْ قَوْمًاۢ بُوْرًا اسکو پڑھو اور ان میں تجوید کے قاعدے بیان کرو۔

10۔تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ اسکو پڑھو اور اِس میں تجوید کے قاعدے بیان کرو۔

سوال نمبر جوابات:

جواب	سوال	جواب	سوال	جواب	سوال	جواب	سوال	جواب	سوال	Paper پرچہ
2	5	1	4	1	3	2	2	3	1	1
1	10	1	9	1	8	1	7	3	6	
3	5	1	4	3	3	2	2	1	1	2
1	10	3	9	2	8	1	7	3	6	
2	5	2	4	1	3	1	2	1	1	3
3	10	3	9	2	8	3	7	3	6	
2	5	2	4	2	3	1	2	2	1	4
2	10	3	9	3	8	2	7	1	6	
1	5	2	4	1	3	2	2	2	1	5
				3	8	2	7	1	6	

جواب[9] اظہار شفوی، اظہار شفوی، اخفاء اظہار شفوی، اقلاب۔ وقف عارض۔

جواب[10] اخفا شفوی، ادغامِ شفوی، ادغام، اخفاء و قف عارض۔

قرآن مجید کی سُورتوں کی فہرست

شمار سُورۃ Ch. No.	نام سُورۃ Chapter Name	شمار پارہ Part No.
1	سُوْرۃ الفَاتِحَۃ	1
2	سُوْرۃ البَقَرَۃ	1-2-3
3	سُوْرۃ اٰلِعِمْرٰن	3-4
4	سُوْرۃ النِّسَاء	4-5-6
5	سورۃ المَا ئدۃ	6-7
6	سُوْرۃ الاَ نعَام	7-8
7	سُوْرۃ الاَ عرَاف	8-9
8	سُوْرۃ الاَ نفَال	9-10
9	سُوْرۃ التَّوبۃ	10-11
10	سُوْرۃ یُونس	11
11	سُوْرۃ هُود	11-12
12	سُوْرۃ یُوسُف	12-13
13	سُوْرۃ الرَّعد	13
14	سُوْرۃ اِبْراهیم	13
15	سُوْرۃ الحِجْر	13-14
16	سُوْرۃ النّحل	14
17	سُوْرۃ بنِیٓ اِسرآءیل	15
18	سُوْرۃ الکهف	15-16
19	سُوْرۃ مَریَم	16
20	سُوْرۃ طٰهٰ	16
21	سُوْرۃ الاَ نبیَآء	17
22	سُوْرۃ الحَجّ	17
23	سُوْرۃ المؤمنون	18
24	سُوْرۃ النُور	18
25	سُوْرۃ الفُرقان	18-19
26	سُوْرۃ الشُّعَرَآء	19
27	سُوْرۃ النّمل	19-20
28	سُوْرۃ القَصَص	20
29	سُوْرۃ العَنکبوت	20-21
30	سُوْرۃ الرُّوم	21
31	سُوْرۃ لُقمَان	21
32	سُوْرۃ السَّجدَۃ	21
33	سُوْرۃ الاحزَاب	21-22
34	سُوْرۃ سَبَاٍ	22
35	سُوْرۃ فَاطِر	22
36	سُوْرۃ یٰسٓ	22-23
37	سُوْرۃالصّٰٓفات	23
38	سُوْرۃ صٓ	23
39	سُوْرۃ الزُّمَر	23-24
40	سُوْرۃ المؤمن	24
41	سُوْرۃ حٰمٓ السَّجدَۃ	24-25
42	سُوْرۃ الشُّورٰی	25
43	سُوْرۃ الزُّخرُف	25
44	سُوْرۃ الدُّخَان	25
45	سُوْرۃ الجَاثیۃ	25
46	سُوْرۃ الاَحقاف	26
47	سُوْرۃ مُحَمَّد	26
48	سُوْرۃ الفَتح	26
49	سُوْرۃ الحُجُرات	26
50	سُوْرۃ قٓ	26
51	سُوْرۃ الذّٰریٰت	26-27
52	سُوْرۃ الطُّور	27

53	سُوْرة النَّجم	27	84	سُوْرة الانشقاق	30
54	سُوْرة اقمَر	27	85	سُوْرة البروج	30
55	سُوْرة الرَّحمٰن	27	86	سُوْرةالطارق	30
56	سُوْرة الو اقِعَة	27	87	سُوْرة الآعلىٰ	30
57	سُوْرة الحَدِ يْد	27	88	سُوْرة الغاشية	30
58	سُوْرة المجَادلة	28	89	سُوْرة الفجر	30
59	سُوْرة الحَشر	28	90	سُوْرة البلد	30
60	سُوْرة المُتَحنَة	28	91	سُوْرة الشمس	30
61	سُوْرة الصَّف	28	92	سُوْرة الليل	30
62	سُوْرة الجُمُعَه	28	93	سُوْرة الضحى	30
63	سُوْرة المُنا فِقون	28	94	سُوْرةالشرح	30
64	سُوْرة التَّغَا بَن	28	95	سُوْرةالتين	30
65	سُوْرة الطَّلَاق	28	96	سُوْرة العلق	30
66	سُوْرة التَّحر يْم	28	97	سُوْرة القدر	30
67	سُوْرة المُلك	29	98	سُوْرة البينه	30
68	سُوْرة القَلَم	29	99	سُوْرة الزّلزاله	30
69	سُوْرة الحَآ قّة	29	100	سُوْرة العاديات	30
70	سُوْرة المعَارج	29	101	سُوْرة القارعة	30
71	سُوْرة نُوح	29	102	سُوْرةالتكاثر	30
72	سُوْرة الجِنّ	29	103	سُوْرة العَصر	30
73	سُوْرة المزَّ مِّل	29	104	سُوْرة الهُمزه	30
74	سُوْرة المدَّ ثِّر	29	105	سُوْرةالفِيل	30
75	سُوْرة القِيَامَة	29	106	سُوْرةالقُريش	30
76	سُوْرة الدَّ هر	29	107	سُوْرة الماعون	30
77	سُوْرة المُرسَلات	29	108	سُوْرةالكَوثر	30
78	سُوْرة النَّبَا	30	109	سُوْرةالكافرون	30
79	سُوْرة النَّازِعَات	30	110	سُوْرةالنَصر	30
80	سُوْرةعَبَس	30	111	سُوْرة التبَّت	30
81	سُوْرة التَكوِير	30	112	سُوْرة الاِخلاص	30
82	سُوْرة الآفطار	30	113	سُوْرةالفَلَق	30
83	سُوْرة المطففين	30	114	سُوْرة النّاس	30

الحمدللہ اس ابتدائی نصاب دینیات (اخلاقیات) برائے طلباء و طالبات
کیلئے حسبِ ذیل کتب شائع کئے گئے۔

۱۔ توحیدورسالت حصہ اول تا چہارم
۲۔ دینیات حصہ اول تا چہارم
۳۔ اخلاقیات حصہ اول تا چہارم
۴۔ ارکان دین حصہ اول تا چہارم
۵- آسان علمِ تجوید قرآن
۶- صراطِ مستقیم وراہِ سلوک

ٹیلی ایجوکیشن کے مدِ نظر تفسیر قرآن مجید کے آڈیوسی ڈیز اور کیسٹ
بھی تیار کئے گئے

جو کتب زیرِ طباعت ہیں ان میں قابلِ ذکر

۱) غزواتِ نبوی ﷺ
۲) مراءتِ معراج المبارک
۳) طریقہ ومسائلِ حج وعمرہ
۴) فضائلِ رمضان المبارک
۵) "کشکول قادریہ" (حقائق ومعارف پرمبنی)

باب اول : الاحسان وتصوف باب دوم : توحید ومعارف

۶) نقشِ قدمِ رسول ﷺ (ائمہ ومجتہدین اور فنِ حدیث کے متعلق) ہیں۔

Ph. 23568160
http://lateefacademy.page.tl E Mail: lateefacademy@gmail.com

Lam'a_n Computer Graphics, Hyd. Cell : 9440877806